مانندِ موسیٰ علیہ السلام

www.KitaboSunnat.com

خاور رشید بٹ

Huqooq-un-Naas
حقوق الناس ویلفیر فاونڈیشن

بسم الله الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

مانندِ موسیٰ علیہ السلام

فضیلۃ الاستاذ: خاور رشید بٹ
انچارج شعبہ تقابل ادیان و سیرت سیکشن

حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مانندِ موسیٰ علیہ السلام
تالیف	:	الاستاذ خاور رشید بٹ
اہتمام	:	عبدالوارث گل
ناشر	:	حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور
اشاعت	:	اول، ستمبر 2021ء
تعداد	:	1100

ملنے کے پتے

حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور

+92-321-4749575

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

❀ پیش لفظ ---------- 5

❀ مقدمہ ---------- 10

❀ وہ نبی ---------- 13

❀ وہ نبی سے مراد مانند موسیٰ ہے؟ ---------- 16

❀ وہ نبی سے مراد جھوٹا نبی ہے؟ ---------- 17

❀ دعویٰ کس کا اور بنیادی مشترک صفت ---------- 18

❀ دیگر صفات ---------- 19

❀ مسیح اور موسیٰ نے مصر چھوڑا ---------- 22

❀ تیرے لیے ---------- 25

❀ محمد ﷺ صرف اہل عرب کے نبی ہیں؟ ---------- 25

❀ عقلی انداز سے ---------- 32

❀ بھائیوں میں سے ---------- 33

❀ بائبل میں بنی اسماعیل کو بنی اسرائیل کا بھائی کہا گیا؟ ---------- 34

❀ کیا آنحضرت بنی اسماعیلی ہیں؟ ---------- 37

❀ اور میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا ---------- 39

❀ اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا، وہ ان سے وہی کہے گا ---------- 41

❀ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا ---------- 43

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ خدا کا نام یہوہ ہے ---------- 45

❀ خدا کو دیکھنا اور باتیں کرنا ---------- 46

❀ معجزات ---------- 48

❀ کیا آنحضرت کے پاس معجزات نہ تھے؟ ---------- 50

❀ آنحضرت کے پاس موسیٰ جیسے معجزات نہ تھے ---------- 56

❀ وکلف اے سنگھ اور مانند موسیٰ ---------- 57

❀ پیتل کا سانپ ---------- 65

❀ چالیس روزے ---------- 66

❀ قربانی ---------- 66

❀ مزید سوالات ---------- 67

❀ مانند موسیٰ والی پیشین گوئی سلسلہ انبیاء کی طرف اشارہ ہے ---------- 67

❀ نکاح ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ---------- 67

❀ پیغمبر اسلام پر جادو ہوا اس لیے مانند موسیٰ نہیں؟ ---------- 68

❀ کیا بائبل بدل گئی ہے؟ ---------- 68

❀ از روئے بائبل تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ابدی عہد میں شامل نہیں تھے تو ان کی نسل سے نبی کیسے آ گیا؟ ---------- 69

❀ مسیح علیہ السلام کے بعد تو نبی آنا ہی نہیں؟ ---------- 74

❀ کسی یہودی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ مانند موسیٰ بنی اسماعیل میں آئے گا ---------- 76

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بالآخر نویدِ عیسیٰ اور دعائے خلیل پوری ہوئی:

ہر زمانے میں حضرت محمد (ﷺ) کی آمد کا ذِکرِ جمیل تقریباً تمام الہامی کتب کی زینت رہا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

”(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں، جو امی (لقب) نبی ہیں، جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔“ (الاعراف: ۱۵۷)

بلکہ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ

”اور جنہیں ہم نے کتاب عطا کی ہے وہ تو آپ ﷺ کو ایسا پہچانتے ہیں کہ جیسے کوئی اپنے بچوں کو پہچانتا ہو۔“ (البقرۃ: ۱۴۶)

عالمِ میثاق میں اللہ جل شانہ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے نبی اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے اور آپ (ﷺ) کی مدد و نصرت کا جو وعدہ لیا تھا اسی کے پیشِ نظر تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے اپنی قوموں کو نبی آخر زماں کی آمد کی بشارتیں سناتے رہے۔

جب نگاہ تعصب و قلب کینہ کو ذرا چشمہ صداقت سے پاک کر کے ایک طائرانہ نظر سابقہ کتب پر ڈالتے ہیں تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ ایک بزرگ وار شخصیت ابو الانبیاء اپنی آنے والی نسلوں کی رشد و ہدایت کے لئے اپنے رب کریم سے ایک ایسے رسول کی آمد کی دعائیں کر رہا ہے کہ جو اقوام پر خدا تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائے، اسکی کتاب میں سے پختہ علم

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سکھائے اور ہر قسم کے شرک و بدعت ظلم و جبر، اور ظاہری و باطنی غلاظتوں سے پاک کر دے۔ آئینہ حقیقت میں دیکھیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا مرکزی کردار نظر آتے ہیں،

کبھی یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو مستقبل کے حالات اور شیلوہ کی یوں خبر دیتے دیکھائی دیتے ہیں کہ یہود سے سلطنت کا اختیار اور خدا تعالیٰ کا قانون ہرگز نا بدلا جائے گا جب تک کہ شیلوہ نا آ جائے۔ ①

کہیں موسیٰ بنی اسرائیل اور اس کے سرداروں کو بستر مرگ پر دعا کے ساتھ اپنے چشمِ تصور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپکے اصحاب کا مکے کے پہاڑوں سے یعنی کوہِ فاران سے جلوہ افروز ہونے کا پر لطف منظر بیان فرما رہے ہیں،

ادھر غزل الغزلات میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیکھیں تو وہ مستویِ تخت ہواؤں کے دوش پر اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حمدیہ ترانے کچھ یوں گنگنا رہے ہیں۔

میرا محبوب سُرخ وسفید ہے۔ وہ دس ہزار میں نمایا ہی نہیں ممتاز بھی ہے۔ اُسکا سر گویا کہ خالص سونا ہے۔ اُسکی زُلفیں پیچ در پیچ سیاہ ہیں گویا کہ گھٹائیں چھا رہی ہیں۔

اُسکی آنکھیں جیسے دودھ میں نہلائے ہوئے کبوتر ہیں۔

اُسکے رُخسار جیسے پھولوں کے چمن اور سفید چھوٹے پھولوں کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں،

اُسکے ہونٹ سوسن ہیں جن سے رقیق مر ٹپکتا ہے۔

اُسکے ہاتھ سونے کے حلقے ہیں۔

اُسکا پیٹ ہاتھی دانت کا کام ہے جس پر نیلم پھول بنے ہیں۔

اُسکی ٹانگیں کُندن کے پایوں پر سنگ مرمر کے سُتون ہیں۔

اُسکا منہ شیریں اور کلام شریں گفتار ہے۔

جب اتنا کچھ کہہ چکنے کے بعد بھی تسلی قلب نا ہوئی تو یہ کہہ کر قصہ تمام کیا کہ میرے

---

① پیدائش:10:49

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

محبوب اور محمود کے سیرت و کردار، حسن و جمال اور اسکے خد و خال کا مکمل احاطہ محال ہے بس اتنا سمجھ لو کہ میرا محبوب "سراپا عشق انگیز ہے"①

کہیں آموص کے بیٹے یسعیا نبی آپ ﷺ کے اُمی ہونے کو اُجاگر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ "اور پھر وہ کتاب کسی ناخواندہ کو دیں اور کہیں اسکو پڑھ اور وہ کہے کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔"②

اور عہد عیسیٰ میں آپ ﷺ کی آمد کا انتظار لوگوں کو جتنی شدت سے تھا ابن مریم علیہ السلام نے بھی ویسے ہی مضطرب قلوب کو تسلی کا سامان فراہم کرتے ہوئے کہیں آپکو فارقلیط کے نام سے یاد کیا تو کہیں اپنی قوم کو دلاسہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمھیں دوسرا مددگار بخشے، جو سیدھی راہ دیکھانے والا ہوگا۔③ کہیں فرمایا: "دنیا کا سردار آتا ہے"④ اور آپ (ﷺ) کو کبھی سچائی کی روح سے تعبیر کرتے ہیں، کہیں آپ ﷺ کی صفات واضح کرکے بتاتے ہیں کہ وہ غیب کی خبریں دیگا، اور مزید یہ کہ ظلم و بربریت سے دبے ہوئے لوگوں کو تسلی دیتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام یہ ارشاد فرمارہے ہیں کہ جب وہ آئے گا تو عدل و انصاف کی عدالت قائم کرے گا اور کہیں یسوع المسیح رویا میں قیصر و کسریٰ اور فارس کی سلطنت پر پرچم اسلام کو لہراتا دیکھ کر فرمارہے ہیں: "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے، دے دی جائے گی"⑤ اور ٹھیک یہ پیشین گوئی سوا چھ سو سال بعد حرف بہ حرف پوری ہوئی آپ ﷺ پر نبوت کامل اکمل اور مکمل ہوئی۔

بات یہی پر ختم نا ہوئی بلکہ مسیح علیہ السلام آپکے خاتم النبیین ہونے کی بھی تصدیق کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں باپ سے جس مددگار کی تمہارے پاس بھیجنے کی درخواست کروں گا وہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا، اور یہ کہ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر کوئی گرے گا وہ پاش پاش

---

① غزل الغزلات: 16:5 ② یسعیاہ: 12:29 ③ یوحنا: 16:14
④ ایضا ⑤ متی: 43:21

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گا مگر جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا کیونکہ یہ وہ پتھر ہے کہ جسے معماروں نے رد کیا تو وہی کونے کے سرے کا پتھر ٹھہرا[1] لہٰذا سلسلہ انبیاء ورسل کی ایک خوبصورت مگر نامکمل عمارت آپکی آمد سے مکمل ہوئی اور خاتم النبیین کا تاج بھی آپ ہی کے سر پر رکھنا طے پایا۔

حضرت محمد ﷺ کا ذکر مٹانے کے لئے اہلِ کتاب ہر زمانے میں ان پیشین گویوں کا رخ مسیح علیہ السلام کی طرف موڑتے رہے یا اپنی مقدس کتابوں میں تحریف وترمیم اور تراش، خراش کرتے رہے لیکن ہزار تبدیلیوں کے باوجود مروجہ بائبل میں اب بھی حضور (ﷺ) کی مذکورہ بالا صفات وآمد کی بشارات موجود ہیں الحمدللہ

کتاب استثناء 18:18 کی ایک بہت ہی اہم بشارت جس کی پیش گوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے کی گئی

جس میں آپ فرماتے ہیں:

''میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی پیدا کروں گا۔''

اس بشارت کو اہل علم نے عنوان دیا ہے ''مثیلِ موسیٰ'' تین آسمانی مذاہب کے ماننے والوں کے مابین کئی صدیوں سے یہ ایک مقدمہ چلا آ رہا ہے کہ اس پیش گوئی کا مصداق کون ہے؟ یہودی کہتے ہیں کہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام، عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کا دعویٰ یہ ہے کہ مثیلِ موسیٰ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ماضی میں اس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے مگر عصرِ حاضر میں علم وفن اور تحقیق وتصنیف کے نئے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مولانا خاور رشید بٹ صاحب نے اس دور کے اہل کتاب، اہلِ علم و دانش، ماہر تقابل ادیان و فنونِ الہیات کی عدالت میں ایک بار پھر اس مقدمہ کو پیش کر کے بہت خوبصورت انداز میں اپنے دیگر مذاہب پر گہری نظر، علمی وتحقیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جس طرح محمدِ مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ کی وکالت ودلالت کی ہے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مثیلِ موسیٰ یوشع بن نون یا عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

---

[1] متی 42:21

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آخر پر اپنی ذاتی کیفیت کا اظہار بھی کرتا چلوں کہ اس عاجز کو اسلام قبول کئے تقریباً ایک زمانہ ہو چکا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر یقینِ واثق ہونے کے باوجود آج اس کتاب میں مثیلِ موسیٰ کے عقلی ونقلی دلائل کا مطالعہ کرنے کے بعد شعوری ایمان میں مزید اضافہ محسوس کر رہا ہوں۔ الحمد للہ

میں امید کرتا ہوں کہ خاور رشید بٹ صاحب نے جو علم وفضل کے موتی بکھیرے ہیں انکی دیگر کتب۔ وہ نبی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی، رحمۃ للعالمین کے اصول جنگ، اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق، قادیانی حربے، حیات عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزائی شبہات کا ازالہ، کی طرح اس کتاب سے بھی اہلِ اسلام میں شعوری ایمان مضبوط ہوگا اور منزل حق کے متلاشیان کے لئے یہ کتاب مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔ ان شاءاللہ

تمام انبیاء (ع) جو صفات و نشاں بتاتے رہے
وہ سب صفات میرے رسول ؐ پہ تمام ہوئیں

عبدالوارث گل

جنرل سیکٹری ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے ابتدائے انسانیت سے ہی اہل دنیا کی ہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور اپنے جن چنیدہ بندوں کے ذریعے یہ پیغام انسانوں تک پہنچایا انہیں نبی ورسول کہا جاتا ہے، سیدنا نوح علیہ السلام سے قبل آنے والے انبیاء کو اپنی نبوت ثابت کرنے کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ سب لوگ ہی ہدایت یافتہ تھے، انبیاء علیہم السلام آکر صرف ان کی راہنمائی کرتے جناب نوح علیہ السلام پہلے نبی تھے جن کی امت نے ان کے پیغمبر ہونے پر سوالات اٹھائے، ان کی لائی ہوئی تعلیم و ہدایت پر نکتہ چینی کی اور اپنے تراشے ہوئے معبودان باطلہ کی عبادت کو حقیقت گردانا، حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو (950) سال تک اپنی قوم کو ہر ممکن طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی، ان کے اعتراضات کے جواب دیے اور ان کے نظریے کی کمزوری واضح کی، اس لیے انہیں پہلا رسول قرار دیا گیا، بعد میں آنے والے انبیاء ورسل کا بھی عموماً اپنی قوم سے ٹکراؤ رہا، سو اللہ تعالیٰ نے ہر نبی و رسول کو اپنی سچائی ثابت کرنے اور قوم پر حجت تمام کرنے کے لیے دلائل، براہین اور ثبوت بھی مہیا کیے جو اس زمانے کے مطابق ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ نبوت و رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل کر کے ختم کر دیا، اور ان کے لائے ہوئے دین کو ہی اب دنیا والوں کے لیے راہنما قرار دیا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت چونکہ تمام دنیا کے لیے ہے اس لیے ان کی سچائی کے دلائل بھی ایسے ہی عالمگیر ہیں، اگر کوئی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہے تو اس کے بنیادی ماخذ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ثبوت مہیا کرتے ہیں اور اگر کوئی عقل ہی کو سب کچھ قرار دیتا ہے تو اس کے اصول و ضوابط بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں، اہل علم کا یہی کہنا ہے کہ دنیا میں سچائی پرکھنے کا جونسا بھی اصول بنا لیا جائے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مطابق سچے ہی ثابت ہوں گے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بلکہ کئی مسلمانوں نے مخالفین کو اس کا چیلنج بھی دیا اور فتح ہمیشہ مسلمانوں کے قدم چومتی رہی، دور حاضر میں سب سے بڑا مذہب ''مسیحیت'' ہے اور یہ اہل کتاب ہیں، انہوں نے جناب مسیح علیہ السلام کو سچا ثابت کرنے کیلیے قدیم کتب یعنی توراہ اور دیگر صحائف انبیاء سے مختلف پیشین گوئیاں ان کے حق میں بیان کیں، لہٰذا ہم بھی اس اصول کے مطابق پیغمبر اسلام ﷺ کی سچائی ثابت کرتے ہیں قرآن مجید نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ یہودی اور مسیحی اپنی اپنی کتب میں محمد عربی ﷺ کا تذکرہ پاتے ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠﴾[1]

''جو لوگ اس نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے منع کرتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے، اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق ہے اسے ان سے دور کرتا ہے سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

اور انہیں ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۠﴾[2]

---

[1] الاعراف: 157 [2] البقرہ/ 146

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''جنہیں ہم نے کتاب دی وہ تو اسے ایسا پہچانتے ہیں جیسے کوئی اپنے بچوں کو پہچانے، ان کی ایک جماعت حق کو پہچان کر پھر چھپاتی ہے۔''

یہاں صرف ایک پیشن گوئی پر بات کریں گے جو بڑی معرکۃ الاراء اور بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے اسے مثیلِ موسیٰ، مانند موسیٰ یا وہ نبی کے عنوان سے پہچانا جاتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جیسے آنے والے ایک نبی کی خبر دی ہے۔

اس پر میری کتاب ''وہ نبی'' میں بھی تفصیل موجود ہے لیکن اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد مسیحیوں کے معروف سکالر اور مناظر محترم پادری شفیق صاحب کنول آف کراچی نے خاص اس موضوع پر مجھے مناظرے کا چیلنج دیا، جسے قبول کر کے یوحنا آباد لاہور کے چرچ میں گفتگو ہوئی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہایت کامیابی نصیب ہوئی، یوٹیوب پر حقوق الناس کے پیج پر اسے دیکھا جا سکتا ہے۔

مناظرے کی تیاری اور دوران مناظرہ کئی مزید باتیں سامنے آئیں اسی طرح دیگر مسیحی مثلاً پادری گولڈ سیک صاحب، پیر طیب سلیم صاحب بخش اور وکلف اے سنگھ صاحب وغیرہ نے جو اس پر طبع آزمائی کی اسے بھی سامنے رکھا گیا ہے اور اپنی استعداد کے مطابق ان کے ہر اعتراض اور استدلال کا جواب دیا گیا ہے سو انہیں بھی شامل کر کے ادارہ حقوق الناس کی طرف سے اب الگ شائع کر رہے ہیں۔

محترم عبدالوارث گل کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی حوصلہ افزائی میرے لیے راحت قلب کا باعث اور علمی میدان میں آگے بڑھنے کا ذریعہ ہے، جناب سہیل شوکت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت سے کمپوزنگ کی اور اغلاط کی درستگی فرمائی۔ ناسپاسی ہو گی اگر محترم سہیل صدیقی آف کراچی اور جناب شکیل احمد آف بہاولنگر کا ذکر نہ کیا جائے کیونکہ ان کی تحریر ممد و معاون ثابت ہوئیں۔ آخر میں ایگزیکٹو باڈی ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین کی مزید خدمت کرنے کی توفیق دے۔

اور اس کتابچے کو ہم سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ نبی؟

سیدنا مسیح علیہ السلام سے قبل یہودی تین شخصیات کی آمد کے منتظر تھے:

اول: ایلیاہ

دوم: مسیح

سوم: ''وہ نبی''

مسیح علیہ السلام نے بعثت کے بعد جناب یوحنا (یحییٰ علیہ السلام) کو ایلیاہ قرار دیا۔ ①

لیکن عجیب بات ہے کہ وہ خود اس کے انکاری تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:

''اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلیم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اسکے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو ''وہ نبی'' ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔'' ②

ہم جناب مسیح علیہ السلام اور جناب یوحنا (یحییٰ علیہ السلام) کے اقرار و انکار کی بات نہیں کرتے۔ یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ یہودی تین شخصیات کے منتظر تھے۔ مسیحیوں کے نزدیک دو شخصیتیں مسیح اور ایلیاہ آچکے، لیکن تیسری شخصیت ''وہ نبی'' کون ہے؟ اس کا جواب بھی ہمیں بائبل ہی دیتی ہے۔ اگر آپ ریفرنس بائبل دیکھیں گے تو ''وہ نبی'' کے اوپر نمبر دے کر سائیڈ پر حوالہ دیا گیا ہے کہ اس نبی کا تذکرہ کتاب استثناء باب اٹھارہ میں ہوا ہے۔

جہاں موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل سے فرماتے ہیں:

---

① متی ۱۱:۱۴۔ ② یوحنا کی انجیل ۱:۱۹۔۲۱۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ یہ تیری اس درخواست کے مطابق ہوگا جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن حورب میں کی تھی کہ مجھ کو نہ تو خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سننی پڑے اور نہ ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہوتا کہ میں مر نہ جاؤں اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔"①

یعنی "وہ نبی" سے مراد ایسا نبی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہو اور بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے آئے۔ اس کا مصداق کون سی شخصیت ہے؟ اس کے متعلق گفتگو سے پہلے یہ بتانا مناسب سمجھتا ہوں کہ "وہ نبی" کی آمد کا انتظار فقط یہودی ہی نہیں بلکہ مسیحی علماء بھی کر رہے تھے، چنانچہ صحیح بخاری میں روم کے بادشاہ ہرقل اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مابین ہونے والے سوال و جواب موجود ہیں۔ ہرقل مسیحی مذہب کا عالم بھی تھا۔ وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام سوالات کی تصدیق ہونے کے بعد کہتا ہے: **مجھے علم تھا کہ وہ نبی آنے والا ہے لیکن یہ گمان نہ تھا کہ وہ تم (عربوں) میں سے آئے گا۔**②

اب آتے ہیں ان فقروں کا مصداق تلاش کرنے کی طرف، یہود کہتے ہیں اس کا مصداق یوشع بن نون علیہ السلام ہیں جو جناب موسیٰ علیہ السلام کے خادم اور ان کے بعد بنی اسرائیل کے لیے نبی مقرر ہوئے۔ لیکن یہ بات بالکل غیر معقول اور غلط ہے کیونکہ جناب موسیٰ علیہ السلام جس وقت یہ پیشگوئی فرما رہے تھے، جناب یوشع وہاں موجود تھے وہ صاف کہہ دیتے کہ میری مثل

---

① استثناء ۱۸: ۱۵-۱۹۔

② بخاری کتاب بدأالوحی باب کیف کان بدأالوحی رقم 7۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ ہوگا نیز وہ مثیلِ موسیٰ ہو بھی نہیں سکتے کیونکہ وہ تو جناب موسیٰ علیہ السلام کے تابع اور خادم تھے۔ وہ نبی بننے کے بعد بھی انہی کی پیروی کرتے اور بنی اسرائیل سے بھی پیروی کراتے رہے۔ اس طرح انجیل یوحنا کا درج بالا حوالہ واضح کرتا ہے کہ یہودی جناب مسیح علیہ السلام کی زندگی میں بھی اس مثیلِ موسیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

یہی وجہ ہے کہ بائبل نالج کمنٹری میں بھی انجیل یوحنا کا درج بالا حوالہ دے کر لکھا ہے:

"پہلی صدی عیسوی کے دوران میں یہودیت کے سرکاری زعما ابھی تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی کی تکمیل کے منتظر تھے۔"[1]

بلکہ یہودیوں کا سامری فرقہ ابھی تک اس پیش گوئی کے پورے ہونے کا انتظار کر رہا ہے۔

مسیحی حضرات کا کہنا ہے کہ اس سے مراد جناب مسیح علیہ السلام ہیں جبکہ مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ یہ پیش گوئی پیغمبر اسلام سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔ آئیں اب اس میں سے حق کو تلاش کرتے ہیں: (وباللہ التوفیق)

۱۔ انجیل یوحنا کے مذکورہ بالا حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود جو توریت کے اصل وارث تھے "وہ نبی" کو مسیح علیہ السلام سے الگ شخصیت سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے ان تین شخصیتوں کے حوالے سے الگ الگ دریافت کیا۔

۲۔ وقت کے پیغمبر جناب یحییٰ (یوحنا) علیہ السلام بھی اگر مسیح اور "وہ نبی" کو ایک خیال کرتے تو یہودیوں کے الگ سوال کرنے پر صراحت کر دیتے لیکن انھوں نے الگ سوال کا الگ جواب دیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ دونوں جدا شخصیات ہیں۔

۳۔ مسیحی علماء و فضلاء بھی جناب مسیح علیہ السلام کے بعد اس نبی کی آمد کے منتظر تھے۔ صحیح بخاری کے حوالے سے ہرقل کا بیان گزر چکا، مزید تائید مسیح علیہ السلام کے حواری "پطرس" کے درج ذیل کلام سے ہوتی ہے:

---

[1] The Bible Knowledge Commentary, ed. John F. Walvoord, & R. B. Zuck (Illinois. Sp Publ, Inc., Weaton, 3rd Edn., 1986), p.297.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے، جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا، جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا۔ اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا بلکہ سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنے نبیوں نے کلام کیا، ان سب نے ان دنوں کی خبر دی ہے۔" ①

غور فرمائیں کہ جناب پطرس کس قدر واضح طور پر کہہ رہے ہیں کہ جناب مسیح اس وقت تک آسمان پر رہیں گے جب تک انبیاء کی بیان کردہ پیش گوئیاں پوری نہ ہو جائیں اور ان میں سے ایک مثیلِ موسیٰ والی بات بطور مثال پیش بھی کر دی، اس سے عیاں ہوا کہ جناب مسیح علیہ السلام زیرِ بحث پیش گوئی کے مصداق نہیں

۴۔ یہودی عوام بھی یہی سمجھتی تھی کہ "وہ نبی" اور مسیح الگ الگ ہیں' ایک موقع پر جناب مسیح علیہ السلام کا وعظ سن کر بھیڑ میں سے بعض نے یہ کہا: بے شک یہی وہ نبی ہے اوروں نے کہا: یہ مسیح ہے ②

اگر دونوں ایک ہی شخصیت کے روپ ہوتے تو انھیں اختلاف کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

اعتراض :...... کسی مسیحی سکالر نے انجیل یوحنا کے اس مقام سے کتاب استثنا کی مانند موسیٰ والی پیش گوئی مراد لی ہو تو بتائیں؟ (جواب) ①۔ ریفرنس بائبل مرتب کرنے والے سکالر ہی تھے انہوں نے یہی لکھا ہے۔ ②۔ بائبل کے معروف مفسر میتھیو ہنری نے یہی بات

---

① رسولوں کے اعمال 3:19-24 ② یوحنا 7:40-41

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لکھی ہے۔ (تفسیر الکتاب ۶۷/۱/۳ چرچ فاؤنڈیشن لاہور۔ طبع ۲۰۰۵) (۴)۔ اسی طرح ولیم میکڈونلڈ نے بھی بائبل کی تفسیر میں یہی لکھا ہے کہ وہ نبی سے مراد مثیلِ موسیٰ والی پیش گوئی میں آنے والا نبی ہے۔ (تفسیر الکتاب ۲۲۸/۲، طبع MIK لاہور)

اعتراض:...... وہ نبی سے مراد جھوٹا نبی ہے (نعوذ باللہ) کیونکہ کتاب استثنا میں ہی لکھا ہے:

"لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔" (20:18)

جواب:...... یہاں تو واقعی جھوٹے نبی ہی کی بات ہو رہی ہے لیکن انجیل یوحنا کی درج بالا عبارت میں بھی جھوٹے نبی کی بات ہے۔ یہ کیسے ثابت ہوتی ہے؟ (1) اگر تو فقط لفظ "وہ نبی" سے استدلال ہے تو یاد رکھیں بائبل میں یہ لفظ دو طرح سے آیا ہے (اوّل) بطورِ لقب (دوم) جس کا پہلے تذکرہ آیا ہے، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ انجیل یوحنا میں دو مقامات پر ایک درج بالا دوسرا باب 40:7 میں بطورِ لقب آیا ہے کیونکہ پہلے کسی نبی کا ذکر نہیں چل رہا جس کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہو جب کہ بائبل کے باقی مقامات پر بطورِ اشارہ آیا ہے کیونکہ پیچھے کسی نہ کسی نبی کا ذکر چل رہا ہوتا ہے خواہ وہ جھوٹا ہو یا سچا۔ پوری بائبل (اُردو) میں یہ اکیس مرتبہ آیا ہے، معترض نے جو حوالہ پیش کیا اس میں بطورِ اشارہ ہے کیونکہ پہلے جھوٹے نبی کا ذکر چل رہا ہے، (۲) اگر تو وہ نبی بطورِ اشارہ آنے والے سے جھوٹا نبی ہی ہر حالت میں مراد ہے تو پھر جناب مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے والا نابینا شخص (جس کی بینائی لوٹ آئی تھی) ان کو وہ نبی کہہ کر جھوٹا تسلیم کر رہا ہے (نعوذ باللہ) ملاحظہ فرمائیں: انھوں (فریسیوں) نے پھر اس اندھے سے کہا کہ اس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تو اس کے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: "وہ نبی ہے۔" [یوحنا:9:17] بطورِ اشارہ سچے نبی کے لیے "وہ نبی" کی ترکیب یرمیاہ نبی نے یوں استعمال کی: "وہ نبی" جو سلامتی کی خبر دیتا ہے جب اس نبی کا کلام پورا ہو جائے تو معلوم ہوگا فی الحقیقت خداوند نے اسے بھیجا ہے۔ (یرمیاہ 9:28)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعوی کس کا اور بنیادی مشترک صفت:

کتاب استثناء کے مذکورہ بالا الفاظ کا اندازِ بیان غور سے دیکھیں تو معلوم ہو گا یہاں کسی ایسے نبی کی آمد کے بارے میں بتایا جا رہا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی مانند کسی ایسی صفت سے متصف ہو جس کا کوئی دوسرا نبی دعویدار نہ بن سکے جبھی تو ایک نبی کہا گیا ہے سو جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ صفت اپنی قوم کے لیے شریعت اور قوانین لانے ہی کی ملتی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی بنی اسرائیلی نبی شریعت لانے کا مدعی نہ ہوا بلکہ سب کے سب شریعت موسوی کے پیرو تھے یہاں تک کہ جناب مسیح علیہ السلام کو بھی کہنا پڑا:

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں، منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔"[1]

یہ اعزاز فقط پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آیا کہ اپنی امت کے سامنے جناب موسیٰ علیہ السلام کی مانند شریعت اور قوانین پیش کیے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی نبی نے بشمول مسیح علیہ السلام اپنے آپ کو مثیلِ موسیٰ قرار نہیں دیا جبکہ بعد میں لوگ جو مرضی کہتے رہیں، اس کی کوئی وقعت نہیں؟

یہ دعویٰ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آیا چنانچہ قرآن مجید میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

1...... ﴿إِنَّآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا﴾ (المزمل 73:15)

"بے شک ہم نے تم لوگوں کے پاس اسی طرح ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔"

اور فرعون کی طرف کون سا رسول گیا تھا؟ ساری دنیا جانتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ہی گئے تھے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اپنے آپ کو موسیٰ علیہ السلام اور حضرت علیؓ کو

---

[1] متی 5:17-18

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ھارونؑ جیسا قرار دیتے ہوئے فرمایا: اے علی تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ①

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو دعوتی خط لکھا جس کی ابتدا یوں تھی:

((من محمد رسول اللّٰہ صاحب موسیٰ واخیہ))

''محمد رسول اللہ کی جانب سے جو کہ موسیٰ والا اور اس کا بھائی ہے۔'' ②

دیگر صفات:

یہ تو تھی وہ مشترکہ صفت جو بنیادی ہے اور اصل الاصول کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب وہ صفات پیش خدمت ہیں جو دیگر انبیاء میں بھی پائی تو جاتی ہیں لیکن چونکہ اہل اسلام اور مسیحی حضرات کا اختلاف اس پیش گوئی کے مصداق میں دو شخصیات کے حوالے سے ہے لہٰذا ہم تحقیق کرتے ہیں کہ مثیل موسیٰ ہونے کی صلاحیت کس شخصیت میں زیادہ ہے۔

نمبر	حضرت موسیٰ علیہ السلام	حضرت محمد ﷺ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۱	ماں باپ سے پیدا ہوئے	ماں باپ سے پیدا ہوئے	بغیر باپ کے صرف مریم صدیقہ کے بطن سے پیدا ہوئے
۲	فطری پیدائش	فطری پیدائش	معجزانہ پیدائش
۳	شادی شدہ	شادی شدہ	شادی نہیں ہوئی
۴	صاحب اولاد	صاحب اولاد	شادی ہی نہیں ہوئی تو اولاد کیسے؟
۵	اللہ کے نبی اور رسول تھے قوم نے ان کو تسلیم کیا	اللہ کے نبی اور رسول تھے قوم نے ان کو تسلیم کیا	اپنوں نے بھی قبول نہ کیا۔ یوحنا ۱:۱۱
۶	اپنی قوم کے حاکم تھے حدود کا نفاذ کیا	اپنی قوم کے حاکم تھے حدود کا نفاذ بھی کیا	مسیح کی بادشاہی دنیا کی تھی ہی نہیں یوحنا ۱۸:۳۶

---

① بخاری، ۴۴۱۶ ② سیرت النبی لابن ھشام ۲/۳۴۶

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۷	طبعی طریقے سے وفات	طبعی طریقے سے وفات	مسیح کو بے رحمی سے صلیب پر چڑھا کر قتل کیا گیا جیسا کہ مسیحیوں کا نظریہ ہے
۸	جسم زمین میں دفن ہوا	جسم زمین میں دفن ہوا	بقول مسیحیوں کے جسم وفات کے تیسرے دن زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا
۹	صاحب شریعت	صاحب شریعت	صاحب شریعت نہیں
۱۰	جہاد کیا	جہاد کیا	جہاد نہیں کیا
۱۱	صاحب ہجرت	صاحب ہجرت	ہجرت نہیں کی
۱۲	بنی اسرائیل میں فقط ایک نبی صاحب شریعت	بنی اسماعیل میں بھی ایک ہی نبی صاحب شریعت	ان جیسے بنی اسرائیل میں شریعت موسوی کے پیرو سینکڑوں نبی آئے
۱۳	ان کو الفرقان ملا (الانبیاء:۴۸)	ان کو بھی الفرقان ملا (الفرقان: ۱)	ان کے لئے ایسا نہیں ہے
۱۴	بعداز وفات خلفاء ہوئے۔	بعداز وفات خلفاء ہوئے	نہیں
۱۵	ان کے خلیفہ (یوشع) نے کنعان فتح کیا	ان کے خلیفہ (عمرؓ) نے بھی فلسطین (کنعان) فتح کیا	نہ ان کی بادشاہت تھی اور نہ ہی ان کے خلفاء ہوئے لہذا فتح کیسی؟
۱۶	قوم مختون	قوم مختون	غیر مختون قوم
۱۷	اپنی قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی	اپنی قوم کو بتوں کی غلامی سے نجات دلائی	قوم کو غلامی سے نکال نہیں سکے
۱۸	مصر کی ہجرت سے سن (کیلنڈر) شروع ہوا	ہجرت مدینہ سے سن ہجری (کیلنڈر) شروع ہوا	ہجرت ہی نہیں کی تو سن ہجری کیسے شروع ہوتا
۱۹	خدا تعالیٰ سے بغیر واسطے کے بات کی	معراج کی رات اللہ تعالیٰ سے بغیر واسطے کے بات کی	کبھی نہیں کی
۲۰	محض انسان	محض انسان	مجسم خدا۔ جیسا کہ مسیحیوں کا دعویٰ ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۱	توحید خالص کی دعوت	توحید خالص کی دعوت	تثلیث فی التوحید کی دعوت جیسا کہ مسیحیوں کا دعویٰ ہے
۲۲	غیر ملعون	غیر ملعون	ملعون (نعوذ باللہ) گلتیوں ۱۳:۳
۲۳	لوگوں کو مخلصی کا راستہ بتایا لیکن کسی کے گناہ اپنے اوپر نہیں لیے	لوگوں کو مخلصی کا راستہ بتایا لیکن کسی کے گناہ اپنے اوپر نہیں لیے	لوگوں کا ازلی اور نسلی گناہ اپنے اوپر لیا جیسا کہ مسیحیوں کا دعویٰ ہے
۲۴	عاشورہ کا روزہ (فرعون سے آزادی کی خوشی) میں رکھا	عاشورہ کا روزہ (فرعون سے آزادی کی خوشی) میں رکھا	عاشورہ کا روزہ نہیں رکھا
۲۵	پتھر سے پانی نکالا	ہاتھ کی انگلیوں سے پانی نکالا	نہیں نکالا
۲۶	منکرین و نافرمانوں کو انکی زندگی میں ہی سزا ملی	منکرین و نافرمانوں کو انکی زندگی میں ہی سزا ملی	کسی منکر و نافرمان کو ان کی زندگی میں سزا نہیں ملی
۲۷	سمندر کو دو حصوں میں کیا	چاند کو دو حصوں میں کیا	ایسا معجزہ سرزد نہیں ہوا
۲۸	قوم قربانی کرتی ہے	قوم قربانی کرتی ہے	ان کی قوم قربانی نہیں کرتی
۲۹	مرنے کے بعد زندہ نہیں ہوئے	مرنے کے بعد زندہ نہیں ہوئے	مرنے سے تین دن اور تین رات بعد زندہ ہوئے
۳۰	جائے ہجرت کا نام مدیان یا مدین	جائے ہجرت کا نام مدینہ	ہجرت ہی نہیں کی
۳۱	دوران حیات ہی وحی لکھی گئی	دوران حیات ہی وحی لکھی گئی ۔	ایک نسل بعد احاطہ تحریر میں آئی
۳۲	وحی کی نوعیت تشریعی، روحانی	وحی کی نوعیت تشریعی، روحانی	وحی کی نوعیت صرف روحانی
۳۳	یروشلم سے باہر نبوت کرتے رہے	یروشلم سے باہر نبوت کرتے رہے	یروشلم کے اندر نبوت کی
۳۴	بت توڑا (خروج ۳۲:۲۰)	کعبہ میں موجود بتوں کو توڑا	کبھی بت نہیں توڑا
۳۵	خدا پرستی کے لیے عبادت گاہ بنائی	مدینے میں مسجد نبوی اور مسجد قباء بنائی	خدا کی کوئی عبادت گاہ نہیں بنائی
۳۶	عیدیں مقرر کیں	عیدیں مقرر کیں	کوئی عید مقرر نہیں کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعتراض:

یہاں بعض مسیحی کہتے ہیں دیکھیں جس طرح جناب موسیٰ علیہ السلام نے مصر چھوڑا تھا اسی طرح جناب مسیح علیہ السلام نے بھی مصر چھوڑ دیا تھا جبکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تو کبھی مصر گئے ہی نہیں۔

اس کے لیے بطور دلیل بائبل کا یہ حوالہ پیش کرتے ہیں:

''کہ جب ہیرودیس (بادشاہ) کو معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کا نجات دہندہ پیدا ہو گیا ہے تو اس نے جناب مسیح (علیہ السلام) کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن فرشتے نے آکر یوسف کو خواب میں بتایا اٹھ اور بچے اور اس کی ماں (مریم) کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جا...... پس وہ اٹھا اور رات کے وقت بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو روانہ ہو گیا اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں رہا تاکہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ مصر میں سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔''[1]

تجزیہ:

(اولاً) جناب مسیح علیہ السلام کے حوالے سے یہ بات خواہ مخواہ بنائی گئی ہے کیونکہ جو پیش گوئی یہاں بیان کی جا رہی ہے وہ درحقیقت پیش گوئی نہ تھی بلکہ ماضی کا ایک واقعہ تھا جو رونما ہو چکا اور اس زمانے کا نبی محض اسے بتا رہا ہے۔ تصدیق کے لیے ریفرنس بائبل کا یہ مقام نکالیں اور اس مزعومہ پیش گوئی کا مرجع آپ کو ملے گا۔ (ہوسیع 1:11) لہٰذا جب آپ عہد قدیم میں یہ عبارت نکالیں گے تو آپ کو یہ الفاظ ملیں گے:

''جب اسرائیل ابھی بچہ ہی تھا میں نے اس سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔''

معلوم ہوا یہ ماضی کا واقعہ تھا جو ہو گزرا چنانچہ جب ہم ہوسیع کے اس مقام پر ریفرنس بائبل دیکھتے ہیں تو اس واقعہ کی نشاندہی (خروج 22:4) پر ہوتی ہے، اور جب اسے پڑھتے

---

① متی 2:13-15

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو یہ جملے نظر آتے ہیں: اور تو (اے موسیٰ) فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے اور میں تجھے کہہ چکا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کرے اور تو نے اب تک اسے جانے دینے سے انکار کیا ہے۔

اصل قصہ آپ کے سامنے آچکا کہ جس بات کا حوالہ انجیل متی میں دیا گیا یہ مستقبل کے متعلق نہ تھی بلکہ ماضی کا قصہ تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے رونما ہو چکا، محض سنی سنائی بات انجیل متی کے مصنف نے یہاں درج کردی حالانکہ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ تھا۔

(**ثانیا**) اگر بالفرض ہم تسلیم کرلیں پھر بھی مصر چھوڑنے کی مشابہت نہیں بنتی کیونکہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے مصر چھوڑا تھا فرعون اور اس کے لاؤ لشکر سے بچنے کے لیے یعنی ہجرت کی تھی جبکہ جناب مسیح علیہ السلام نے مصر چھوڑا نہیں بلکہ ان سے چھڑایا گیا کیونکہ وہ تو بچے تھے پھر کسی کے ڈر اور خوف سے نہیں بلکہ جس ڈر اور خوف کی وجہ سے وہاں چھپائے گئے (یعنی ہیرودیس بادشاہ کی وجہ سے) اس کے مرنے کی اطلاع ملنے کے بعد امن ہو جانے کے سبب مصر کو چھوڑ دیا اور ہجرت تو اسے کہتے ہی نہیں۔

لیکن اگر مشابہت محض مصر چھوڑنا ہے تو پھر یہ بات ان کے مقابلے میں جناب یوشع بن نون علیہ السلام میں زیادہ پائی جاتی ہے اور (بعض یہود کا انہیں موسیٰ کی مانند نبی قرار دینے کا دعویٰ بھی ہے) کیونکہ جس ڈر کی وجہ سے جناب موسیٰ علیہ السلام نے مصر چھوڑا تھا اسی ڈر کے سبب انہوں نے بھی مصر چھوڑا۔ وجہ ظاہر ہے کہ مصر سے آنے والے قافلے میں یہ بھی جناب موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔

(**ثالثاً**) انجیل متی کا جب انجیل لوقا سے تقابل کرتے ہیں تو اس قصہ کے غیر مصدقہ ہونے کی ایک اور دلیل مل جاتی ہے یعنی واقعاتی تضاد جس کی تفصیل یہ ہے: جناب مسیح علیہ السلام پیدائش کے بعد مصر لے جائے جانے تک کتنی مدت بیت لحم میں ٹھہرے رہے انجیل متی میں کوئی واضح بات نہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو سال اخذ ہو سکتے ہیں کیونکہ بادشاہ نے مجوسی کے بتائے ہوئے قول کو مدنظر رکھ کر اندازہ لگایا اور اتنی عمر کے بچوں کو قتل کرایا لیکن مسیحی محققین ایسا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہتے بلکہ وہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر ہیرودیس کی موت تک کو چند ماہ پر محیط مانتے ہیں چنانچہ لکھا ہے:

”راہب ڈایونیسیس اکسی گوس (Monk Dionysius Exiguus) نے 526ء میں حساب لگا کر سنہ عیسوی کا اعلان کیا لیکن بدقسمتی سے اس کے حساب میں چار سال کی غلطی رہ گئی اس نے مسیح کی پیدائش رومی کیلنڈر کے سال 754 میں رکھی لیکن ہیرودیس اعظم جس نے بیت لحم کے معصوم بچوں کا قتل عام کیا تھا رومی سال (750) میں فوت ہوا تھا اس سے ظاہر ہے کہ ...... مسیح کی پیدائش (750) سے کم از کم چند ماہ پہلے ہوئی ہوگی غالباً وہ رومی سنہ (749) کے شروع میں پیدا ہوئے تھے۔“ ①

اس بادشاہ کے مرنے کے بعد مصر سے واپس آئے اور گلیل کے علاقہ ناصرت میں رہائش اختیار کی۔ ②

لیکن انجیل لوقا سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام کی پیدائش کی خبر چرواہوں کو فرشتے نے دی اور انہوں نے عام لوگوں میں چرچا کر دیا۔ سو لکھا ہے:

”جب فرشتے ان کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو ایسا ہوا کہ چرواہوں نے آپس میں کہا کہ آؤ بیت لحم تک چلیں اور یہ بات جو ہوئی ہے اور جس کی خداوند نے ہم کو خبر دی ہے دیکھیں پس انہوں نے جلدی سے جا کر مریم اور یوسف کو دیکھا اور اس بچہ کو چرنی میں پڑا پایا اور انہیں دیکھ کر وہ بات جو اس لڑکے کے حق میں ان سے کہی گئی تھی مشہور کی اور سب سننے والوں نے ان باتوں پر جو چرواہوں نے ان سے کہیں تعجب کیا۔“ ③

پیدائش کی خبر محض مجوسیوں تک محدود رکھنا اور علم نہ ہونے کے سبب بادشاہ کا بچوں کو قتل کرانا یہ دونوں بیانات اس سے میل نہیں کھاتے۔ اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ پھر جب موسیٰ کی

---

① قاموس الکتاب ص 912۔ ② متی 2:22-23۔ ③ لوقا 2:15-18۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شریعت کے موافق ان کے پاک ہونے کے دن پورے ہو گئے تو وہ اس (یسوع) کو یروشلیم میں لائے تا کہ خداوند کے آگے حاضر کریں۔ ①

جس عورت کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ سات دن حیض کی طرح گزارتی اور آٹھویں دن بچے کا ختنہ ہوتا ہے جبکہ مزید تینتیس دن طہارت کے خون میں گزار کر پھر پاک ہوتی ہے۔ ②

معلوم ہوا پیدائش کے اکتالیس دن کے بعد جناب مسیح علیہ السلام کو یروشلیم میں لایا گیا اور ہیکل میں شرعی امور بجالائے گئے۔ اسی دوران ایک خدارسیدہ عورت جو نبیہ تھی اور ہیکل ہی میں رہتی تھی اس نے بھی آ کر ان لوگوں سے جو یروشلیم کے چھٹکارے کے منتظر تھے اس کی بابت باتیں کیں۔ آگے یہ عبارت ہے:

"اور جب وہ خداوند کی شریعت کے مطابق سب کچھ کر چکے تو گلیل میں اپنے شہر ناصرت کو پھر گئے اور وہ لڑکا بڑھتا اور قوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا گیا اور خدا کا فضل اس پر تھا۔" ③

غور کریں انجیل متی کا مصنف انہیں بیت لحم میں ٹھہراتا ہے اور بہت ہی عجیب وغریب واقعہ (بچوں کا قتل) بیان کر کے وہاں سے مصر اور پھر واپس گلیل کے علاقے ناصرت میں کراتا ہے جبکہ انجیل لوقا قصہ ہی دوسرا بتاتی ہے۔

تیرے لیے:

مسیحی حضرات پیش گوئی کے اس لفظ کو بنیاد بنا کر کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام تو اہل عرب کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے جیسا کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے، جب کہ مانند موسیٰ نے تو یہودیوں کے لیے نبی بن کر آنا تھا۔

جواب:...... دیگر مغالطوں کی طرح یہ بھی ایک کمزور مغالطہ ہے کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت و رسالت جس طرح عرب کے امی لوگوں کے لیے ہے اسی طرح اہل کتاب یہود و نصاریٰ، پارسی، ہندو وغیرہ سب دنیا کے لیے ہے، اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

① لوقا 2:22۔ ② احبار باب 12۔ ③ لوقا 2:39-40۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اوّل:..... ﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ ①

"کہہ دے: اے لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

دوم:..... ﴿تَبَارَكَ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِۦ لِيَكُونَ لِلْعَٰلَمِينَ نَذِيرًا﴾ ②

"وہ ذات بڑی ہی با برکت ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن) نازل کیا تا کہ وہ جہان والوں کے لیے ڈرانے والا بنے۔"

سوم:..... ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ ③

"اور ہم نے محمد ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہی بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

چہارم:..... ﴿وَأُوحِىَ إِلَىَّ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ لِأُنذِرَكُم بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ﴾ ④

"اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تا کہ اس کے ذریعے میں تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے (سب) کو ڈراؤں۔"

پنجم:..... ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ﴾ ⑤

"اور (اے نبی) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔"

ششم:...... خاص اہل کتاب کا تذکرہ

﴿وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْأُمِّيِّۦنَ ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا۟ فَقَدِ

---

① الاعراف 158 ② الفرقان 25

③ سبا 28

④ الانعام 19 ⑤ الانبیاء 107

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اهْتَدَوْا وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴾ ①

"اور ان اہل کتاب اور رامیوں سے پوچھیں کیا تم اسلام لاتے ہو؟ پھر اگر یہ اسلام قبول کر لیں تو یہ ہدایت پا گئے اور اگر منہ موڑیں تو آپ کے ذمے صرف پیغام پہنچانا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔"

ہفتم:..... ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم ﴾ ②

"اے لوگو! جنہیں کتاب دی گئی اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا وہ اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو تمہارے پاس ہے۔"

ہشتم:..... ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوا بِمَآ أَنزَلَ اللّٰهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَآءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَآءَ اللّٰهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾ ③

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل کیا گیا اور جو اس کے علاوہ ہے اسے وہ نہیں مانتے حالانکہ وہی حق ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو ان کے پاس ہے کہہ دے پھر اس سے پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے اگر تم مومن تھے؟"

حدیث مبارکہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے پانچ ایسی چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مجھ سے قبل نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا جبکہ مجھے

① ال عمران 20 ② النساء 47 ③ البقرہ 91

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا۔‘‘ [1]

عقلی لحاظ سے:

(۱) آنحضرت ﷺ کا تمام دنیا کی طرف مبعوث ہونا عہد نبوی سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں میں متفق علیہ مسئلہ ہے کسی ایک نے بھی اس میں اختلاف نہیں کیا، اس کو نقل متواتر کہتے ہیں۔

(۲) قیصر و کسریٰ اور دیگر بادشاہان عالم کو اسلام کی دعوت پر مشتمل خطوط نبوت محمدیہ کے عموم پر منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(۳) اہل کتاب سے جہاد کرنا بھی دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت ان کے لیے بھی تھی۔

(۴) اگر نبوت محمدیہ صرف عرب کے امیوں کے لیے ہی تھی تو پھر نجران کے چوٹی کے مسیحی اہل علم تحقیق کی خاطر مدینہ کیوں آئے تھے؟ تحقیق کر لی تو اس کے بعد اگر نبوت محمدیہ کو عام نہ سمجھتے تو صاف کہہ دیتے جزیہ دینا قبول کیوں کیا؟ یہ اعتراض چودہ صدیاں بعد کے مسیحیوں کو سمجھ آیا، دور نبوی کے مسیحی عقل مند نہ تھے؟

(۵) عہد نبوی کا ایک مسیحی بادشاہ جناب نجاشی رضی اللہ عنہ اسلام قبول کر لیتا ہے آخر ایسا کیوں ہوا؟ انہیں وہ دلائل نظر نہیں آئے جو دور حاضر کے مسیحیوں کو نظر آئے؟

(۶) رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا صدق و کذب جانچنے کے لیے یہودی خاتون نے زہر آلود گوشت کیوں کھلایا؟ اگر آنحضور ﷺ کی نبوت یہودیوں کے لیے تھی ہی نہیں تو ایسی حرکت کی ضرورت کیا تھی؟ باقی جن آیات قرآنی کو معترضین بطور دلیل پیش کرتے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس میں ہو کہ محمد ﷺ صرف عرب کے امیوں کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں یا ان کے علاوہ کسی دوسری قوم کے لیے نہیں بھیجے گئے۔ یہ مفہوم معترضین کا خود ساختہ ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

[1] بخاری رقم: 138

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ﴾ ①

''اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان بولنے والا بھیجا تا کہ ان کے لیے کھول کر بیان کرے۔''

مسیحیوں کا کہنا ہے کہ اگر آنحضور ﷺ بنی اسرائیل کے لیے یا دیگر اقوام عالم کے لیے نبی ہوتے تو ان کی زبان بھی انہیں بولنی چاہیے تھی انہیں تو صرف عربی آتی تھے لہٰذا وہ صرف اہل عرب کے لیے نبی ہوئے۔

جواب :...... (اوّل) یہ اعتراض بتاتا ہے کہ معترض نبوت محمدیہ کا اقراری ہے، اسے صرف دائرہ نبوت پر اعتراض ہے۔ اس لیے الزامی طور پر ہم ان سے پوچھتے ہیں اگر جناب مسیح علیہ السلام کے بعد اہل عرب کے لیے نبی آ سکتا ہے تو پوری دنیا کے لیے کیا مانع ہے؟

(دوم) کسی بھی نبی کے اولین مخاطب وہ لوگ ہوتے ہیں جن میں وہ پیدا ہوا اور ان کی طرف اسے مبعوث کیا گیا جیسے جیسے اس کا پیغام دوسرے علاقوں تک پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے اسی کے مطابق اس کی ترجمانی کی جاتی ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام عبرانی زبان بولنے والوں میں پیدا ہوئے اور انہی کی طرف ان کو رسول بنایا گیا لہٰذا ان کی گفتگو اور ان کی کتاب اسی زبان میں تھی جیسے جیسے یہودی دیگر ممالک میں جا کر اپنی اصل زبان بھولتے گئے یا غیر یہودی ان کے مذہب میں آنے لگے تو یہودیوں کو توریت کی ترجمانی کی ضرورت پڑی یہاں کوئی سوال نہیں اٹھاتا وجہ واضح ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نبی بنے اور جو ابتدائی مخاطب تھے ان کی زبان انہیں آتی تھی، اسی طرح جناب مسیح علیہ السلام کا معاملہ ہے، بقول مسیحیوں کے انہوں نے تو تمام اقوام عالم تک اپنا پیغام پہنچانے کا حکم دیا تھا کیا یہ پیغام سب زبانوں میں تھا؟ ہر گز نہیں! بلکہ وہی زبان تھی جو ان کے ابتدائی مخاطبین کی تھی۔ لہٰذا پیغمبر اسلام ﷺ کے اولین مخاطب چونکہ اہل عرب تھے اس لیے انہی کی زبان میں آئے اور کتاب بھی انہی کی زبان میں نازل ہوئی۔

① ابراہیم: 4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حیرت کی بات ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کا عربی زبان بولنا بذات خود دلالت کرتا ہے کہ آپ کی بعثت تمام اقوام عالم کے لیے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس زبان کو اتنا آسان بنا دیا ہے کہ ہر ملک کا باشندہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے زبانی یاد بھی کر سکتا ہے اور یہ کسی زمانے میں بھی متروک نہیں ہوئی۔ (سوم) گو لفظ قوم بسا اوقات امت کے مفہوم میں بھی آتا ہے لیکن اس کا متبادر مطلب وہی لوگ ہوتے ہیں جن میں کوئی شخص پیدا ہوا اور مذکورہ بالا آیت میں لفظ قوم آیا ہے نا کہ امت۔

(۲)..... ﴿لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾[1]

''البتہ تحقیق تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آ گیا ہے اس پر تمہارا تکلیف میں مبتلا ہونا گراں (گزرتا) ہے وہ تمہارے لیے (بھلائی) کا حریص ہے مومنوں پر نہایت شفیق بہت رحم والا ہے۔''

جواب:...... یہاں بھی اولین مخاطب کی بات ہے یہ نہیں آیا کہ یہ نبی صرف تمہارے لیے ہی مبعوث ہوا، دیگر قوموں کے لیے نہیں۔

(۳)..... ﴿وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ﴾[2]

''اور آپ طور کی جانب نہیں تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) پکارا تھا لیکن یہ (وحی تو) آپ کے رب کی طرف سے رحمت ہے تا کہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس اس سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

(۴)..... ﴿وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ﴾[3]

---

① التوبہ: 128 ② القصص: 46 ③ سبا: 44

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"اور ہم نے ان (مشرکین عرب) کو کوئی کتابیں نہیں دی تھیں کہ وہ انہیں پڑھتے ہوں اور ہم نے آپ سے پہلے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا۔"

جواب :...... دونوں آیات میں ایک ہی بات ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے مشرکین عرب میں کوئی رسول نہیں آیا لہٰذا آپ ﷺ انہیں اللہ کا پیغام سنائیں یہ نہیں آیا کہ آپ فقط انہی کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ اور صرف انہیں ہی پیغام الٰہی سنائیں گے دوسری قوموں کو نہیں۔

(۵)..... ﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا﴾ ①

"اور یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے نازل کیا بڑی برکت والی ہے، اس کی تصدیق کرنے والی جو اس سے پہلے ہے اور تا کہ تو بستیوں کے مرکز اور اس کے ارد گرد لوگوں کو ڈرائے۔"

آنحضرت ﷺ کی نبوت کا دائرہ کار مکہ اور اس کے ارد گرد کے لوگ ہیں۔

جواب :...... (اوّل) مکہ چونکہ تمام بستیوں کی جڑ اور مرکز ہے اس لیے اسے ام القریٰ کہا گیا، اور اس کے ارد گرد رہنے والوں میں صرف عرب قبائل ہی نہیں بلکہ ساری دنیا آتی ہے کیونکہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت کا دائرہ کار دنیا کے تمام لوگ ہیں جیسا کہ دلائل گزرے ہیں۔

(دوم) بالفرض مخالفین اسلام کا مفہوم تسلیم کر لیں تو پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ آیت میں یہ نہیں آیا کہ آپ ﷺ صرف اور صرف مکہ اور اس کے ارد گرد کے قبائل عرب کو ہی ڈرائیں گے۔ یعنی یہاں بھی اولین مخاطب والی بات ہے۔ کسی بھی چیز کو خاص کرنے کے لیے عربی زبان کے اصول وضوابط ہیں، ان کے مطابق کوئی ایک بھی دلیل انہیں نہیں ملتی، محض عمومات سے استدلال کرتے ہیں جن کی حقیقت آپ نے ملاحظہ کر لی۔

---

① الانعام 92

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(سوم) نبی جب خاص قوم کے لیے مبعوث ہو تو ایسے الفاظ ہونے چاہئیں جیسے سیدنا مسیح علیہ السلام نے کنعانی (غیر یہودی) عورت کی درخواست سے بے اعتنائی برتتے ہوئے کہا جو اس نے اپنی بیمار بیٹی کی تندرستی کے لیے کی تھی لکھا ہے: میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ ①

اسی طرح جب شاگردوں کو تبلیغی دورے پر بھیجنے لگے تو انہیں نصیحت فرمائی: غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ ②

مزید کہ جب اس عورت نے مدد کرنے کی ضد کی تو آگے سے جناب مسیح علیہ السلام نے عجیب جواب دیا: لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ ③

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ فرمایا کہ میں اہل عرب کے علاوہ کسی دوسری قوم کے لیے مبعوث نہیں ہوا؟ کیا انہوں نے کبھی غیر عربی انسان کو اپنی تبلیغ کے دائرہ کار سے نکالتے ہوئے ڈانٹ پلائی اور کتوں سے تشبیہ دی؟ یا انہوں نے صحابہ کو تبلیغ کے لیے بھیجتے ہوئے غیر عربی کی طرف جانے سے روکا ہو؟ لیکن آپ حیران ہوں گے جناب مسیح علیہ السلام کی نبوت کا دائرہ کار اتنے واضح الفاظ میں خاص ملتا ہے پھر بھی مسیحی حضرات ان کے پیغام کو ساری دنیا کے لیے تسلیم کرتے ہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دائرہ کار دنیا کے تمام لوگ ہیں اور یہ خاص کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا تھا:

وحشت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

عقلی انداز سے:

ان آیات میں اہل عرب کا ذکر ہے اور کسی کے ذکر سے معاملہ اس کے ساتھ خاص نہیں ہوتا جب تک کہ خاص ہونے کی صراحت نہ ہو۔ مثلاً اگر کوئی باپ اپنی بیٹیوں کو مخاطب ہو کر

---

① متی 24:15 ② متی 5:10 ③ متی 26:15

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاکدامن رہنے کی تلقین کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب کون لے سکتا ہے کہ یہ نصیحت اس کے بیٹوں کے لیے نہیں ہاں اگر وہ باپ صراحت کر دے کہ یہ نصیحت بیٹوں کے لیے نہیں صرف بیٹیوں کے لیے ہے تو پھر خاص بات کی جا سکتی ہے اسی طرح اگر اہل عرب کو کسی معاملے میں مخاطب کیا گیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسری قومیں آنحضور ﷺ کے دائرہ نبوت سے باہر ہیں جب تک کہ خاص ہونے کی صراحت نہ مل جائے اور ایسی کوئی صراحت قرآن یا حدیث میں نہیں بلکہ اس کے برعکس دوسری اقوام کو بھی مخاطب کیا گیا ہے جیسا کہ پیچھے گزرا ہے۔

بھائیوں میں سے:

پیش گوئی میں لکھا ہے: ''ان (بنی اسرائیل) ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ لفظ ''بھائیوں'' قابل غور ہے کیونکہ اگر مثیل موسیٰ کو بنی اسرائیلی ہی سے مبعوث کرنا تھا تو لفظ بھائیوں کی کوئی ضرورت نہ تھی بلکہ واضح الفاظ میں بنی اسرائیل میں سے کہا جاتا۔ نیز موسیٰ علیہ السلام نے تمام بنی اسرائیلی قبائل کو جمع کر کے یہ خطاب کیا، ایسی صورت میں کہا جانے والا لفظ ''تمھارے بھائیوں'' سے حاضرین نہیں بلکہ دوسرے لوگ مراد ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی آدمی کی ایک سے زائد بیویوں سے اولاد ہو تو ایک بیوی کے بچوں کو جمع کر کے جب وہ ''تمہارے بھائیوں'' کی ترکیب استعمال کرے گا تو مراد حاضرین ہوں گے یا سوتیلے بھائی؟ ہاں! اگر وہ ''تم بھائیوں'' کی ترکیب استعمال کرے تو پھر حاضرین مراد ہوں گے۔ زیر بحث فقرات میں دیکھ لیں کون سا جملہ بولا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریف کے دلدادہ مسیحی حضرات نے اپنے بعض ترجموں میں بھائیوں کی جگہ بنی اسرائیل کا لفظ لکھ دیا ہے۔ تصدیق کے لیے دی لونگ بائبل کا یہ مقام دیکھ سکتے ہیں بلکہ دی نیو انگلش بائبل نے تو بھائیوں کی ترکیب ہی حذف کر دی اور یوں لکھ دیا: تمہارے درمیان میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ حالانکہ تمہارے درمیان کا جملہ یہ پیش گوئی دہراتے ہوئے نہ تو جناب پطرس نے بولا (اعمال ۳:۲۱) اور نہ ہی ستفنس نے بتایا۔ (اعمال ۷:۳۷) بلکہ یہودیوں اور مسیحیوں کا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عہد قدیم کا معتبر ترین یونانی ترجمہ سپٹو اجنٹ [1] اس جملے سے خالی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ بعد میں شامل کیا گیا ہے، اصل جملہ صرف اور صرف تمہارے بھائیوں میں سے تھا، اس کی مزید تائید سامری فرقہ کی توراہ سے بھی ہوتی ہے اس میں بھی تمہارے درمیان کا جملہ موجود نہیں۔ سب سے بڑی دلیل استثنا کے زیر بحث حوالے میں ہی موجود ہے کہ اس پیشین گوئی کو موسیٰ علیہ السلام جب دہراتے ہیں تو یہ الفاظ نہیں بولتے بلکہ صرف ''ان کے بھائیوں میں سے'' دہراتے ہیں، معلوم ہوا کہ یہ جملہ الحاقی ہے۔

اسی طرح لفظ ''ایک نبی'' پر بھی غور کریں، اب ان دونوں باتوں کو ملائیں تو واضح طور پر اس کے مصداق ثابت ہوتے ہیں پیغمبر اسلام ﷺ کیونکہ ایک تو یہ بنی اسرائیل کے بھائیوں بنی اسماعیل میں سے تھے نیز اس خاندان میں اکیلے یہی نبی ہوئے ان سے پہلے، نہ ان کے بعد اس نسل میں نبی ہوا جبکہ لفظ بھائیوں سے اگر بنی اسرائیل ہی مراد لیا جائے تو جناب موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان میں ایک نہیں بلکہ سینکڑوں انبیاء ہوئے۔

سوال :...... مسیحی حضرات کا اس حوالے سے یہ کہنا ہے کہ بائبل میں بنی اسماعیل کو بنی اسرائیل کا بھائی کبھی نہیں کہا گیا بلکہ ہر جگہ بنی اسرائیل کے بھائیوں کی ترکیب سے اسی خاندان کے قبیلے مراد ہوتے ہیں۔

جواب :...... بظاہر تو یہ دلیل بڑی وزنی معلوم ہوتی ہے لیکن جب بائبل کو دیکھتے ہیں تو بنی اسرائیل کے بھائیوں سے بسا اوقات انہی کے قبائل نہیں بلکہ دوسرا خاندان مراد لیا گیا ہے جو رشتے میں ان کے کزن بنتے ہیں:

۱۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو صاحبزادے تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام اور عیسو۔

---

[1] یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے اس کو ہفتادی ترجمہ بھی کہتے ہیں۔ اس کو ستر بزرگ علماء نے عبرانی سے یونانی زبان میں منتقل کیا تھا، اس کا مخفف LXX ہے جو رومی گنتی کے مطابق 70 ہے۔ یہ ترجمہ تیسری صدی قبل از مسیح سکندریہ میں کیا گیا، پہلی صدی کی کلیسیا (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری) اسی ترجمہ کو استعمال کرتے تھے۔ [خیر اللہ، ایف ،ایس ،پادری، قاموس الکتاب ص 1018، ناشر: ایم آئی، لاہور، طبع 2008ء]

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل اور ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے جبکہ عیسو کی اولاد کو ادومی کہا گیا۔ اسرائیلیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا:

''تو کسی ادومی سے نفرت نہ رکھنا کیونکہ وہ تیرا بھائی ہے'' ①

۲۔ اسی طرح خاص اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اولاد کو بھی بنی اسرائیل کا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دیگر اولاد کا بھائی کہا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

''اور خداوند کے فرشتہ نے اس (ہاجرہ) سے کہا میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا یہاں تک کہ کثرت کے سبب اس کا شمار نہ ہو سکے گا اور خداوند کے فرشتہ نے اس (ہاجرہ) سے کہا تو حاملہ ہے اور تیرے بیٹا ہو گا اس کا نام اسماعیل رکھنا، اس لیے کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا۔ وہ گورخر کی طرح آزاد مرد ہو گا، اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہوں گے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا۔'' ②

حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی والدہ کی اکلوتی اولاد تھے جبکہ ان کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد دیگر بیویوں سے بھی تھی، حضرت سارہ سے حضرت اسحاق اور قطورہ نامی خاتون سے بھی بیٹے تھے۔ درج بالا فقرات میں جنھیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی کہا گیا ہے۔ ظاہر ہے وہ یہی تمام بنتے ہیں اور حضرت اسحاق علیہ السلام سے آگے اسرائیل اور بنی اسرائیل کی لڑی چلی، معلوم ہوا کہ بائبل میں انہیں بھائی کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔

۳۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بارہ لڑکے پیدا ہوئے اور ان کے قبائل انہی کے ناموں سے معروف ہوئے۔ ان صاحبزادوں کے نام بتانے کے بعد اس طرح لکھا ہے:

---

① استثناء 7:23،8:2،4:2۔

② پیدائش 16 : 10 - 13۔بائبل میں تو چچا (ابراہیم) اور بھتیجے (لوطؑ) کو ایک دوسرے کا بھائی کہا گیا ہے۔(پیدائش 8:13) ایک علاقے میں رہنے والوں کو بھائی کہا گیا ہے۔ حالانکہ آپس میں کوئی رشتہ بھی نہیں۔(پیدائش 7:19) اگر یہ لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہو سکتے ہیں تو بنی اسرائیل اور بنی اسماعیلی بھائی کیوں نہیں؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اور اس (اسماعیل) کی اولاد حویلہ سے شور تک، جو مصر کے سامنے اس راستہ پر ہے جس سے اسور کو جاتے ہیں آباد تھی۔ یہ لوگ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسے ہوئے تھے۔"①

اس میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دیگر اولاد مراد ہے کیونکہ جہاں یہ آباد تھے آج اسے عرب کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس علاقے کا محل وقوع دیکھیں تو جہاں بنی اسرائیلی اور بنو قطورہ آباد تھے، یعنی فلسطین اور مصر اس کے عین سامنے یہ علاقہ بنتا ہے۔

۴۔ بائبل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قوموں کا باپ کہا گیا ہے۔②

یہ قومیں کونسی ہیں؟ ظاہر ہے ان کی اولاد سے آگے چلنے والی، اسماعیلی، ادومی، بنو قطورہ اور اسرائیلی نسل تو جب ان کا باپ ایک ہے تو آپس میں یہ لوگ بھائی ہوئے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ لفظ بھائیوں سے غیر اسرائیلی بھی مراد ہو سکتا ہے تو زیر بحث پیش گوئی میں بھی دیگر صفات کی روشنی میں غیر اسرائیلی نبی ہی مراد ہے اور وہ فقط محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اعتراض:...... بائبل میں جب اسرائیلیوں کا بھائی دوسری اقوام کو کہا گیا ہے تو وہاں اس قوم کی صراحت ہوتی ہے اور جہاں مطلق بھائی کا لفظ آئے گا اس سے اسرائیلی ہی مراد ہوتے ہیں، زیر بحث فقرات میں مطلق آیا ہے۔

جواب:...... یہ سراسر تحکم اور تعصب ہے (اوّل) کیونکہ بائبل کے کسی قدیمی اہل علم نے یہ اُصول پیش نہیں کیا، دورِ حاضر کا بنایا ہوا ہے، (دوم) جناب اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے جہاں آباد تھے ان کا حدود اربعہ بیان کر کے بائبل کہتی ہے: "یہ لوگ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسے ہوئے تھے۔" (پیدائش 18:25) ان اسماعیلیوں کے سب بھائی کون سے تھے؟ ظاہر ہے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی باقی اولاد یعنی اسرائیلی اور بنو قطورہ، یہاں مطلق لفظ آیا ہے اور مراد غیر اسرائیلی بھی ہیں۔ (سوم) یہ اُصول بائبل کے مصنف نے ہر گز مدنظر نہیں رکھا تھا کیونکہ اگر

① پیدائش 18:25 ② پیدائش 5:17

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس نے کسی جگہ لفظ بھائیوں کے ساتھ غیر اسرائیلی اقوام کا ذکر کیا ہے تو بسا اوقات اس کے ساتھ بنی اسرائیل کا ٹانکا بھی لگایا ہے۔(استثنا:18:3) کیا یہاں اشتباہ کا اندیشہ ہو گیا تھا؟ یہ تو ہوئی عہد قدیم کی بات، جب کہ عہد جدید میں تو کئی بار غیر اسرائیلی اقوام کو بھائی کہا گیا ہے، مثلاً رومیوں کے نام خط پولس نے یہودی اور غیر قوموں میں سے مسیحیت قبول کرنے والوں کے لیے لکھا اور اس میں مطلق طور پر سب کو اے بھائیو! کہہ کر پکارا گیا ہے، اسی طرح دیگر خطوط کی صورتِ حال ہے۔

اعتراض :......اس موقع پر کسی مسیحی کی جانب سے عجیب اعتراض سامنے آیا جو محض تعصب اور حسد کو ظاہر کرتا ہے کبھی کسی مخالف نے صدیوں تک یہ سوچا بھی نہیں کیونکہ یہ اعتراض فضول، پھر بیہودہ اور حقیقت سے آنکھیں چرانے والا ہے وہ یہ کہ پیغمبر اسلام (ﷺ) اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہی نہیں وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کا نسب نامہ عدنان سے اوپر نہیں ملتا۔

جواب :...... 1۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا نسب نامہ عدنان سے اوپر نہیں ملتا اس کا یہ مطلب لینا کہ آپ بنی اسماعیل میں سے نہیں کیسے ثابت کرتا ہے؟ (اول) یاد رکھیں نبی علیہ السلام کا مکہ میں قریش کی شاخ بنو ہاشم میں پیدا ہونا ہی اس کی دلیل ہے کہ آپ کا نسبی تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہے، کیونکہ مکہ میں بسنے والے بیت اللہ کے نگران، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہی اولاد تھے، نہ تو کبھی ان میں سے کسی نے اٹھ کر اس نسب کا انکار کیا اور نہ ہی کسی دوسری قوم نے (دوم) دنیا میں موجود انسانوں میں سے کسی کا نسب نامہ آدم علیہ السلام تک نہیں ملتا تو کیا موجود تمام انسان بنو آدم نہیں؟ کسی مخصوص حد سے آگے جا کر نسب نامہ نا ملنا اس فرد کو خاندان سے خارج نہیں کرتا۔

2۔ بعض اہل علم گو عدنان سے اوپر بھی نسب بیان کرتے ہیں لیکن ہم اسے ایک طرف رکھتے ہیں ہمارے پاس اس سے وزنی دلیل موجود ہے، اور وہ ہے قرآن مجید و احادیث مبارکہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید: (الف)......

﴿ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ ①

"جب ابراہیم اس گھر (بیت اللہ) کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور اسماعیل بھی، (دعا مانگنے لگے) اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب اور ہمیں اپنے لیے فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک امت اپنے لیے فرمانبردار بنا اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھا اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی نہایت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب اور ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے بے شک تو ہی سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔"

اس کے متعلق رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا: میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی ماں آمنہ کی خواب ہوں۔۔ عربی الفاظ یہ ہیں:

((انا دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسی و رؤیا امی آمنة .)) ②

(ب) قرآن مجید کے اولین مخاطب اہل عرب تھے انہیں خطاب کیا گیا: ﴿ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ﴾ (الحج ۲۲/ ۷۸) "اس حال میں کہ تم اپنے باپ ابراہیم کے دین کی پیروی کرنے والے ہو۔"

---

① البقرہ:129-127 ② مستدرك حاكم ٢/ ٤٥٣، رقم ٣٥٦٦، الصحيحة ١٥٤٥

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ج) رسول اللہ ﷺ نے دورانِ حج عرفہ میں جس جگہ قیام کیا بعض لوگوں نے سمجھا یہاں ٹھہرنا افضل ہے اور جہاں ہم نسل در نسل سے ٹھہرتے آ رہے ہیں وہ افضل نہیں تو نبی علیہ السلام نے حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ کو اعلان کے لیے بھیجا اور فرمایا: انہیں جا کر کہہ دو:

((قفوا علی مشاعر کم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراهیم .))

''اپنی اپنی جگہوں پر ہی ٹھہرو بلا شبہ تم اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی وراثت میں سے ایک وراثت پر ہو۔''①

(د) رسول اللہ ﷺ کا بیٹا ابراہیم پیدا ہوا تو دوسرے دن صحابہ کو فرمایا: آج رات میرا بیٹا پیدا ہوا ہے میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ہے:

((ولدلی اللیلة غلام فسمیتهُ باسم ابی ابراهیم .))②

(ہ) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے کنانہ کو پسند کیا کنانہ میں سے قریش، قریش میں سے بنی ھاشم کو اور بنی ھاشم میں سے مجھے پسند کیا۔''③

''اور میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا''

اسے سمجھنے سے پہلے جملہ ''منہ میں ڈالنے'' کا مفہوم جان لینا ضروری ہے تاکہ بات واضح ہو سکے۔ اس کے لیے ایک مثال ہی کافی ہے: جب اساتذہ چھوٹے بچوں کو تعلیم دینے کی ابتدا کرتے ہیں تو انھیں ایک ایک لفظ پڑھاتے ہیں یعنی بچے سے کہتے ہیں: ا، ب، ت الخ پڑھو، یہ A ہے، یہ B ہے اسے پڑھو۔ چنانچہ بچہ اسی طرح پڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے کہتے ہیں ''کلام کسی کے منہ میں ڈالنا۔''

---

① صحیح سنن ابو داؤد، البانی 1919

② صحیح مسلم رقم ٦١٦٧

③ صحیح مسلم: ٢٢٧٦

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بعینہ یہی صورت حال پیش آئی تھی۔ چنانچہ جب آپ ﷺ پر غار حرا میں پہلی وحی اتری تو فرشتے نے کہا: پڑھیں، آپ ﷺ نے جواب دیا میں پڑھنا نہیں جانتا، تین مرتبہ ایسے ہی سوال و جواب کے بعد فرشتے نے ایک ایک جملہ پڑھا اور ہر جملے کے پیچھے پیچھے آپ ﷺ نے پڑھا۔①

یہی وجہ تھی کہ جب وحی الٰہی آتی آنحضرت ﷺ اسے جلدی جلدی پڑھنے کی کوشش کرتے، مبادا بھول جائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝﴾②

''تو اس (وحی) کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دے کہ جلدی حاصل کرلے، بلاشبہ اس کو جمع کرنا اور (آپ کا) اس کو پڑھنا ہمارے ذمے ہے، تو جب ہم اسے پڑھیں تو تو اس کو پڑھنے کے پیچھے پیچھے چلا آ۔''

نبوت ملنے سے لے کر تادم آخر پیغمبر اسلام ﷺ کا یہی طریقہ رہا یعنی فرماتے رہے کہ آج یہ وحی آئی ہے۔ کاتب کو بلاؤ وہ اسے فلاں سورت میں فلاں آیت کے بعد لکھے۔

قرآن مجید اس کی گواہی یوں دیتا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝﴾③

''اور وہ (نبی) اپنی خواہش سے نہیں بولتا، وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے اسے نہایت مضبوط قوتوں والے نے سکھایا ہے۔''

جبکہ مسیحیوں کے بقول جناب عیسیٰ علیہ السلام خود کلام تھے اور کلام خدا تھا اور یہی کلام مجسم ہو کر دنیا میں بصورت (عیسیٰ علیہ السلام) ہمارے اندر رہا۔ چنانچہ لکھا ہے: ابتدا میں کلام تھا اور

---

① بخاری، کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی، رقم 2۔ ② القیامۃ 16-18

③ النجم 3-5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا...... اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ ①

ان فقروں سے مسیحی لوگ جناب مسیح علیہ السلام کی الوہیت اور مجسم خدا ہونے کا عقیدہ اخذ کرتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالك) تو جب وہ بذات خود کلام تھے بلکہ مجسم کلام تھے تو پھر کلام منہ میں ڈالنے کے کیا معنیٰ؟ اور اگر دوسرے انداز سے دیکھیں تو پھر بھی جناب مسیح علیہ السلام اس کے مصداق نہیں ٹھہرتے کیونکہ بائبل کے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نبی خود پڑھنا نہ جانتا ہوگا جبکہ مسیح علیہ السلام تو خود پڑھتے تھے جیسا کہ انہوں نے یسعیاہ کا صحیفہ کھولا اور پڑھ کر لوگوں کو سنایا تھا۔ ②

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ پیش گوئی کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ اس نبی کی جانب اللہ کا کلام آئے گا اور اس نبی کی زبان سے نکلنے والے الفاظ اپنے نہ ہوں گے جبکہ مسیحیوں کا عقیدہ ان کے سکالر یوں لکھتے ہیں: بے شک لفظی الہام کا ذکر بائبل میں کہیں نہیں ملتا۔ ③

یہ بھی ہے: کلیسیا کی تاریخ میں یہ حقیقت ہمیشہ اس کے پیش نظر رہی ہے کہ بائبل میں خدا کا کلام انسانی الفاظ میں ظاہر ہوا ہے۔ ④

یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں کسی بھی زبان میں کیا ترجمہ اتنا ہی معتبر ہے جتنا عبرانی یا گریک متن۔ ⑤

☆ یہ بھی قابل توجہ ہے کہ مسیحیوں کے بقول جناب مسیح علیہ السلام خود خدا ہیں تو اس جملے کو اگر ایسے پڑھ لیں، میں اپنا کلام اپنے منہ میں ڈالوں گا تو کیا حرج ہے؟

اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا، وہ ان سے وہی کہے گا:

یہ جملہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے بھی پیش گوئی کا مصداق جاننے میں مدد ملتی ہے، وہ اس طرح کہ موسیٰ علیہ السلام کی مانند اس نبی کی خصوصیت یہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے

---

① انجیل یوحنا 1:1-14 ② لوقا 4:16-17 ③ ہماری کتب مقدسہ ص ۲۸
④ قاموس الکتاب، ص ۷۷، ۷۸ ⑤ ہماری کتب مقدسہ، ص ۲۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ملنے والے تمام احکام و ہدایات اپنے پیروکاروں اور امتیوں تک پہنچائے گا۔ کوئی چیز چھپائے گا نہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کو قرآن مجید میں یہی حکم دیا گیا:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ﴾ ①

"اے رسول! جو کچھ تیرے رب کی جانب سے تیری طرف نازل کیا گیا، اسے پہنچا دے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تُو نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا۔"

چنانچہ ہمارے سامنے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے پیغام الٰہی کا ایک ایک حرف آگے پہنچایا اور کوئی بات چھپائی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جبکہ ایک لاکھ چالیس ہزار سے زیادہ کی تعداد میں آپ کے شاگرد موجود تھے۔

آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: میرے متعلق تم سے پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے؟ صحابہ نے بیک زباں ہو کر کہا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے رب کا پیغام پہنچا دیا اور خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کی اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین بار فرمایا:

"اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا۔" ②

جو انسان یہ کہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے کوئی بات چھپائی ہے تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سورہ المائدہ کی درج بالا آیت کے مدنظر اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ③

یہ تو ہوئی بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے، جبکہ جناب مسیح علیہ السلام کے متعلق بائبل یوں نقشہ کھینچتی ہے کہ اپنے شاگردوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں اور اپنے بعد آنے والی روحِ حق کی نوید سناتے ہوئے فرماتے ہیں: مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان

---

① المائدہ 67 ② صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبیؐ رقم 2950۔

③ بخاری کتاب التفسیر باب یاایھاالرسول بلغ الخ رقم 4612۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا، اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ ①

اس اقتباس سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام نے مکمل پیغام نہیں پہنچایا بلکہ اپنے بعد آنے والی سچائی کی روح کی یہ ذمہ داری بیان کی جو صد فیصد پیغمبر اسلام ﷺ ہی ہیں۔

بلکہ ہم بائبل ہی کا دوسرا مقام دیکھیں تو علم ہو گا کہ جناب مسیح علیہ السلام نے جو اعمال اور پیغام اپنے زمانے کے لوگوں کے سامنے رکھے، بعد کے زمانے تک وہ بھی پورے نہیں پہنچ سکے جیسا کہ انجیل یوحنا کا مصنف لکھتا ہے: اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لیے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔ مسیح علیہ السلام کو چونکہ یہ خدا مانتے ہیں اگر اس جملے کو یوں پڑھ لیں اور جو میں مجھے حکم دوں گا میں ان سے وہی کہوں گا تو مضائقہ کیا ہے؟

اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا

پیش گوئی کا یہ جملہ بھی واضح طور پر پیغمبر اسلام ﷺ پر صادق آرہا ہے، کیونکہ قریب قریب ہر پڑھا لکھا شخص جانتا ہے کہ قرآن مجید ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے اور ان میں سے ایک سو تیرہ سورتوں کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور جس سورہ (توبہ) کے شروع میں بسم اللہ نہیں اس کی ابتدا بھی یوں ہوتی ہے:

---

① انجیل یوحنا 16:12-13۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿برأۃ من اللہ﴾ ①

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان برأت ہے۔" ②

اور پیش گوئی کے عین مطابق ایسا ہوا کہ مکہ کے جن باسیوں نے کلام الٰہی کو تسلیم نہ کیا وہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کے حساب کی چکی میں پس گئے نیز جن یہودیوں نے نہ مانا انہیں بھی عذاب الٰہی سے دوچار ہونا پڑا بلکہ اسلام نے یہاں تک بتا دیا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کو اللہ کا رسول ماننے والے بھی اسی وقت کامیاب و کامران ہوں گے جب ان کی لائی ہوئی وحی الٰہی کو فکری اور عملی طور پر حرز جان بنالیں ورنہ ذلت و رسوائی ان کا مقدر ہوگا۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ ③

"اور نہ کمزور بنو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان والے ہوئے۔"

حدیث مبارکہ ہے:

((ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین.)) ④

"اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کے سبب کئی قوموں کو عروج اور کئی قوموں کو زوال دیتا ہے۔"

یہود و نصاریٰ کی آج بھی یہی کوشش ہے کہ کسی طرح مسلمان قرآن سے دور ہو جائیں، اپنی تمام تر توانائیاں اور مال و دولت اسی مشن پر لگائے ہوئے ہیں، کہیں مسلمانوں میں اٹھنے والے فتنوں کی سرپرستی کی جاتی ہے اور کہیں نصاب تعلیم سے قرآن کو خارج کرنے پر رنگ برنگی آفریں دی جاتی ہیں۔ آخر ایسا کیوں؟ واضح ہی ہے کہ اس کتاب پر عمل کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کو آخرت میں عزت بھی ملتی اور دنیا میں اقتدار بھی ملتا ہے اس کو کسی طریقے سے روکا جائے اور وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کلام سے انہیں دور کر دیا جائے، یوں یہ خدا تعالیٰ کے

---

① التوبۃ:1 ② یوحنا 21:25۔ ③ آل عمران 3:139 ④ صحیح مسلم 817

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غضب و ناراضگی کے مستحق ٹھہریں گے اور قانون الٰہی کے مطابق دنیا میں ذلت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوں گے؟ یاد رہے کہ بائبل کے ان الفاظ میں جس حساب و سزا کا تذکرہ ہے وہ دنیاوی ہے نا کہ اخروی کیونکہ آخرت میں تو ہر نبی کے نافرمانوں کے لیے سزا موجود ہے۔ ورنہ خصوصیت باقی نہیں رہتی اگر غور کریں گے تو حیرانی ہوگی کہ جناب مسیح علیہ السلام کو سولی پر قتل کرنے والوں کو دنیا میں سزا نہیں ملی تو جو انکی بات نہیں سنتے انہیں سزا کون دیتا؟ سو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ سننے والوں کو حدود و تعزیرات اور جہاد کے ذریعے یہ سزا دی گئی۔ مزید یہ کہ مسیح علیہ السلام کو عیسائی حضرات خدا مانتے ہیں لہٰذا اس کو یوں پڑھ لیں تو کیا مسئلہ ہے؟ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو میں میرا نام لے کر کہوں گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔

یہاں ایک وضاحت بھی مطلوب ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام نے کون سی باتیں خدا کا نام لے کر کہیں جن کے نہ سننے پر لوگوں کو سزا دی گئی؟

اعتراض :...... بائبل کے مطابق خدا کا نام یہوواہ ہے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ نام لے کر پیغام نہیں پہنچایا۔

جواب :...... (۱) خدا کا ایک نہیں بلکہ کئی نام ہیں، اور مختلف علاقوں و تہذیبوں میں اسے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے، قرآن مجید میں اس کو یوں بیان کیا گیا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ ①

''اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں سو اسے ان کے ساتھ پکارو۔''

بائبل میں بھی خدا کو یہوواہ کے علاوہ کئی دوسرے ناموں سے مخاطب کیا ہے، مثلاً ایلوہیم۔ بقول مسیحیوں کے ''میں ہوں'' بھی خدا کا ایک نام ہے۔ اسی طرح ایل بھی نام ہے۔

۲۔ یہوواہ نام خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے مخصوص کیا ہے، دلیل یہ ہے کہ قبل از موسیٰ علیہ السلام کسی نبی پر یہ نام ظاہر نہیں ہوا، چنانچہ لکھا ہے: ''پھر خدا نے موسیٰ سے کہا میں

① الاعراف:180

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خداوند ہوں اور میں ابراہام اور اضحاق اور یعقوب کو خدائے قادر مطلق کے طور پر دکھائی دیا، لیکن اپنے یہوواہ نام سے ان پر ظاہر نہ ہوا۔ (خروج 3-2:6)

ان بزرگ انبیاء نے بھی اس نام سے خدا کا پیغام نہیں سنایا تو کیا انہیں بھی رد کر دیا جائے گا؟ اسی طرح عہد جدید میں اناجیل اور خطوط کے متعلق بھی مسیحیوں کا دعویٰ ہے کہ یہ الہامی ہیں، لیکن ان میں بھی خدا کا پیغام یہوواہ نام لے کر نہیں سنایا گیا، کیا انھیں بھی غلط قرار دیں گے؟ اگر کہا جائے کہ انھوں نے اسی خدا سے متعارف کروایا ہے جسے یہوواہ کہا جاتا ہے تو ہم کہیں گے اسلام میں بھی اللہ نام لے کر اسی خدا کی صفات متعارف کروائی گئی ہیں جسے یہوواہ کہا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ عہد موسوی میں خدا کا نام یہوواہ اور عہد اسلام میں اس کا نام اللہ ہے، اور اگر اس اعتراض کے سبب محمد ﷺ کی نبوت اور مانند موسیٰ ہونے پر حرف آتا ہے تو قدیم انبیاء کی نبوت پر بھی آتا ہے، اسی طرح جناب مسیح علیہ السلام اور عہد جدید کے دیگر راہنماؤں کی حیثیت بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

مسیحی دعاوی :...... یہ تو ہوئی پیش گوئی کے اجزاء پر گفتگو۔ اب ہم آتے ہیں بعض مسیحیوں کے اس قول کی طرف کہ موسیٰ علیہ السلام کی مانند وہ نبی ہوگا جس میں حسب ذیل دو صفات پائی جائیں گی: اور اس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند جس سے خدا نے روبرو باتیں کیں، نہیں اٹھا۔ اور اس کو خداوند نے ملک مصر میں فرعون اور اس کے سب خادموں اور اس کے سارے ملک کے سامنے سب نشانوں اور عجیب کاموں کو دکھانے کو بھیجا تھا۔ ①

یعنی وہ نبی مثیل موسیٰ علیہ السلام ہو سکتا ہے جس نے خدا تعالیٰ سے روبرو باتیں کیں اور معجزات دکھائے ہوں اور یہ دونوں صفات جناب مسیح علیہ السلام میں تو پائی جاتی ہیں جبکہ پیغمبر اسلام ﷺ میں نہ تھیں۔

① استثناء 11-10:34

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تجزیہ:

تفصیل میں جانے سے قبل ایک بات کی نشاندہی ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ مذکورہ الفاظ مسیحیوں کے فرقہ پروٹسٹنٹ کی بائبل کے ہیں جبکہ کیتھولک والوں کی بائبل میں اس طرح ہے:

اور بعد ازاں اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند نہ اٹھا جسے خداوند نے روبرو جانا، ان سب نشانیوں اور عجائبات میں جو خداوند نے دیئے کہ انہیں مصر کی سرزمین میں فرعون اور اس کے تمام وزراء اور اس کے سارے ملک کے لیے کرے۔

دونوں تراجم کا تقابل کریں تو واضح ہوگا کہ پروٹسٹنٹ والوں نے لفظ (اب تک) اور (باتیں کیں) کے اضافی جملے شامل کر دیے ہیں جبکہ عبرانی بائبل (جسے یہ اصل قرار دیتے ہیں) میں ان معانی کے لیے کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ کیتھولک والوں کا ترجمہ عبرانی کے مطابق ہے۔

بہرحال ''روبرو باتیں کرنا یا جاننا'' کا مطلب اگر یہ ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا چہرہ بھی دیکھا تھا تو یہ بائبل کے خلاف ہے کیونکہ کوہِ طور والے جس واقعہ کی طرف یہاں اشارہ ہے اس کے متعلق یہ لکھا ہے: خداوند نے موسیٰ سے کہا: میں یہ کام بھی جس کا تو نے ذکر کیا ہے کروں گا کیونکہ تجھ پر میرے کرم کی نظر ہے اور میں تجھ کو بنام پہچانتا ہوں۔ تب وہ (موسیٰ) بول اٹھا کہ میں تیری منت کرتا ہوں مجھے اپنا جلال دکھا دے، اس نے کہا میں اپنی ساری نیکی تیرے سامنے ظاہر کروں گا اور تیرے ہی سامنے خداوند کے نام کا اعلان کروں گا اور جس پر میں مہربان ہونا چاہوں، مہربان ہوں گا اور جس پر رحم کرنا چاہوں، رحم کروں گا اور یہ بھی کہا: تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا کیونکہ انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا۔[1]

عہد جدید میں لکھا ہے:

''بقا صرف اسی کو ہے اور وہ نور میں رہتا ہے۔ جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی، نہ اسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔''[2]

---

[1] خروج 33:17-20 [2] 1-تیمتھیس 6:16

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا روبرو کا مطلب خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھنا نہیں بلکہ دوران گفتگو درمیان میں پردہ اور حجاب تھا، اس اعتبار سے جب ہم حقیقت کے آئینے میں دیکھتے ہیں تو یہ خصوصیت پیغمبر اسلام ﷺ میں بھی پائی جاتی ہے کیونکہ آپؐ نے بھی اللہ تعالیٰ سے بغیر واسطہ کے براہ راست بات چیت کی تھی جیسا کہ معراج کی رات نمازوں کی فرضیت کے معاملے پر آپس میں گفتگو ہوئی تھی۔① بلکہ بائبل نے یہاں تک بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر واسطہ کے حضرت ہارون اور ان کی بہن مریم سے بھی گفتگو کی تھی۔②

بقول مسیحی علماء یہ صفت صرف جناب مسیح علیہ السلام میں پائی جاتی ہے لیکن اس کے ثبوت کے لیے عہد جدید کے جو حوالے اور عبارات پیش کی جاتی ہیں، میں اسے من وعن نقل کر دیتا ہوں اور بغیر تبصرہ کے قارئین کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں کہ آیا واقعی ان سے جناب مسیح علیہ السلام کا خدا تعالیٰ سے بغیر واسطے کے گفتگو کرنا ثابت ہوتا ہے؟

۱۔ ابتداء میں کلام تھا، کلام خدا کے ساتھ تھا۔③

۲۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اسی نے ظاہر کیا۔④

معجزات:

باقی رہ گئی معجزات والی بات تو اس حوالے سے مسیحی علماء نے اپنے عوام کو جانے بوجھے جہالت کے سمندر میں ڈبو رکھا ہے، کہتے ہیں چونکہ پیغمبر اسلام ﷺ کوئی معجزہ نہیں پیش کر سکے، اس لیے وہ مثیل موسیٰ نہیں بلکہ وہ تو نبی بھی نہیں، معجزات تو جناب مسیح علیہ السلام نے پیش کیے۔ (اول) یہ مماثلت محض معجزات دکھانے میں ہے یا معجزات کی نوعیت میں ہے؟ نوعیت والی بات تو نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سب نبیوں کو اپنے زمانے اور حالات کے مطابق معجزات ملتے رہے جو دوسرے انبیاء کے معجزات کے مطابق نہیں ہوتے تھے۔ لامحالہ یہ مماثلت معجزات دکھانے میں ہے اور پیغمبر اسلام ﷺ کے معجزات کے حوالے سے کتب احادیث میں باقاعدہ

---

① صحیح بخاری احادیث الانبیاء باب ذکر ادریس رقم 3342۔
② گنتی 12:1-8۔
③ یوحنا 1:1۔
④ یوحنا 1:18۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عنوان قائم کر کے کئی طرح کے معجزات بیان کیے گئے ہیں مثلاً

۱۔ مشرکین مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے نشانی طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا بطور نشانی دکھا دیا۔①

۲۔ رسول کریم ﷺ نے ایک برتن میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا تو آپکی مبارک انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا اور تین سو صحابہ نے اس پانی سے وضو کیا۔②

۳۔ حدیبیہ کے دن صحابہ کو شدید پیاس نے ستایا جبکہ پینے کے لیے فقط ایک برتن میں تھوڑا سا پانی تھا، آنحضرت ﷺ نے اس برتن میں ہاتھ ڈالا تو انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جاری ہو گیا، تمام صحابہ نے وضو بھی کیا ور سیراب بھی ہوئے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا صحابہ کرام کی تعداد کتنی تھی؟، فرمانے لگے: اگر اس دن ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمیں کفایت کر جاتا، بہر حال اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔③

۴۔ مقام حدیبیہ پر ایک کنواں تھا۔ اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ بچا، آنحضرت ﷺ اس کے کنارے پر تشریف لائے پانی منگوایا، منہ میں ڈالا اور کنویں میں کلی کر دی، پھر اس کنویں میں اس قدر پانی بھر گیا کہ صحابہ نے وہاں سے پانی نکالنا شروع کر دیا اور تمام کے تمام سیراب بھی ہوئے۔④

۵۔ رسول کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ مسجد نبوی میں کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، جب منبر تیار ہوا تو اس پر خطبہ دینا شروع کر دیا، کھجور کا وہ تنہ آپ کی جدائی برداشت نہ کر سکا اور اونٹنی کی طرح رونے لگا، آنحضرت ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے، اسے پیار کیا، تو وہ پرسکون ہو گیا۔⑤

---

① بخاری کتاب المناقب باب سوال المشرکین رقم 3636، 3637۔

② بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ رقم 3572۔

③ بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ رقم 3576۔

④ بخاری، المناقب، علامات النبوۃ، رقم: 3577۔

⑤ بخاری، المناقب، علامات النبوۃ، رقم: 3585۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ تو فقط پانچ معجزے ہیں اور وہ بھی ایک ہی کتاب سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ دیگر کتب احادیث میں بے شمار معجزات مل جاتے ہیں۔ شوق رکھنے والے حضرات ان کتب کو دیکھ سکتے ہیں۔ بلکہ سب سے بڑھ کر قرآن مجید خود ایک معجزہ ہے جس کا مقابلہ آج تک کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی نہیں کر سکا حالانکہ یہ اُسی عربی زبان میں ہے جو اہل عرب بولتے آئے ہیں۔ لہٰذا یہ کوئی ایسی مشابہت نہیں جو موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے ساتھ خاص ہے۔

اعتراض :...... قرآن تو کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے پاس معجزات نہ تھے جیسا کہ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے:

(الانعام ۳۷/۷، الانعام ۱۰۹۔۱۱۰، الاعراف ۲۰۳، یونس ۲۰/۷، الرعد ۷/۷، الرعد ۲۷/۷، بنی اسرائیل ۵۹/۷، عنکبوت ۵۰/۷۔۵۱)

جواب :...... (اول) مسیحی لوگ یہ اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتے کیونکہ اناجیل بتاتی ہیں کہ سچے نبی کے لیے معجزہ دکھانا کوئی ضروری نہیں جناب یوحنا (یحییٰ) علیہ السلام کے متعلق لوگوں نے آکر جناب مسیح علیہ السلام کو بتایا کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ تو انہوں نے یہ سن کر خاموشی اختیار کی اور کوئی تردید نہیں کی۔ ①

(دوم) اناجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ تو جھوٹے لوگ بھی دکھا دیتے ہیں۔ ②

تحقیقی جواب:

یہ تو ہوئے الزامی جواب اب ہم تحقیقی جواب پیش کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی ان تمام آیات کو پڑھیں گے تو آپ حیران ہوں گے ان میں کفار و مخالفین کی بات نقل کی گئی کہ اس نبی نے نشانی و معجزہ کیوں نہیں دکھایا؟ اس پر کوئی نشانی نازل کیوں نہیں ہوئی؟ نبی کے ساتھ مخالفین و منکرین کا رویہ یہی ہوتا ہے یا تو معجزہ دیکھ کر بھی آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں تو نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا یا پھر اپنی مرضی کے معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ نبی تو اللہ تعالیٰ کا پابند ہوتا ہے، اسی وقت اور وہی معجزہ دکھا سکتا ہے

---

① یوحنا 41:10 ② متی 22:7

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس کی اجازت ملے، مثلاً بائبل کو ہی دیکھ لیتے ہیں جناب مسیح علیہ السلام نے ایک موقع پر معجزہ دکھایا پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں پانچ ہزار لوگوں نے پیٹ بھر کر کھائیں، لیکن بعد میں کچھ لوگ کہنے لگے: پھر تو کونسا نشان دکھاتا ہے تاکہ ہم تیرا یقین کریں تو کونسا کام کرتا ہے۔ ①

اسی طرح یہودی علماء نے آسمانی نشان کا مطالبہ کیا تو مسیح علیہ السلام نے انہیں عجیب دغریب القابات سے نوازا اور مطالبہ رد کر کے جو معجزہ انہیں دکھانے کی اجازت تھی اسی کی بات کی: کہنے لگے اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ ②

درج بالا قرآنی آیات میں بھی اسی طرح ہے ملاحظہ فرمائیں:

1..... ﴿وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ ③

"انہوں (مخالفین) نے کہا اس نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی (بڑی) نشانی کیوں نازل نہیں کی گئی؟ کہہ دیجیے بے شک اللہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ کوئی (بڑی) نشانی نازل فرمادے لیکن لوگوں میں سے اکثر علم نہیں رکھتے۔"

2..... ﴿وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ٠﴾ ④

"اور ان (مخالفین) نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر ان کے پاس (مخصوص) نشانی آجائے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے (اے نبی) کہہ دیجیے، نشانیاں تو صرف اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں یہ بات کون سمجھائے کہ

① یوحنا 6:30-2 ② متی 16:1-2 ③ سورہ انعام:37

④ سورہ انعام:109-110

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بے شک جب وہ نشانی آجائے گی تو بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے اور (اسی طرح) ہم ان کے دلوں اور نگاہوں کو پھیر دیتے ہیں جس طرح یہ پہلی بار اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیں گے۔"

3.... ﴿وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝﴾①

اور (اے نبی) جب آپ ان کے پاس کوئی نشانی نہیں لاتے تو وہ کہتے کہ تم خود اس کا انتخاب کر کے کیوں نہیں لائے؟ کہہ دیجیے میں تو صرف اس چیز کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب کی جانب سے وحی کی جاتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے روشن دلائل ہیں اور ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔"

4.... ﴿وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ۝﴾②

"اور وہ (کفار و مخالفین) کہتے ہیں، اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں نازل کی گئی؟ تو آپ کہہ دیجیے یقیناً غیب تو اللہ ہی کے لیے ہے پھر تم انتظار کرو بے شک میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔"

5.... ﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾③

"اور کافر لوگ کہتے ہیں اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی

① الاعراف:203 ② یونس:20 ③ الرعد:7

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہیں اتاری گئی؟ (اے نبی) آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔"

6..... ﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ﴾ ①

"اور کافر کہتے ہیں: (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی (بڑی) نشانی کیوں نہیں نازل کی گئی؟ (اے نبی) کہہ دیجیے بیشک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور اس شخص کو اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو رجوع کرے۔"

7..... ﴿وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا﴾ ②

"اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے صرف اسی چیز نے روکا ہے کہ پہلے لوگوں نے ان کو جھٹلایا تھا اور ہم نے (قوم) ثمود کو اونٹنی (بطور) واضح نشانی دی تھی پھر انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم تو صرف ڈرانے کے لیے نشانیاں بھیجتے ہیں۔"

8..... ﴿وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝﴾ ③

"اور ان (کافروں) نے کہا: اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟ (اے نبی) آپ کہہ دیجیے بس نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں محض ایک کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں کیا انہیں (یہ نشانی) کافی نہیں کہ بے شک ہم نے آپ پر (یہ) کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لاتے ہیں۔"

---

① الرعد:27 ② بنی اسرائیل:59 ③ العنکبوت:51-50

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ آیات ہیں جنہیں مخالفین اپنے مقصد کے لیے پیش کرتے ہیں انہیں جب قرآن مجید میں سورہ بنی اسرائیل کی حسب ذیل آیات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو مطلب مزید واضح ہو جاتا ہے کہ کفار اپنی مرضی کے معجزات دیکھنا چاہتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴾[1]

"اور (کفار) بولے ہم تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے حتیٰ کہ تو ہمارے لیے زمین سے چشمہ جاری کردے یا تیرے لیے کھجوروں اور انگور کا ایک باغ ہو پھر تو اس (باغ) کے درمیان (جگہ جگہ) نہریں جاری کردے یا تو آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرادے جیسے تو کہا کرتا ہے، یا اللہ کو اور فرشتوں کو سامنے لے آ یا تیرے لیے سونے کا گھر ہو، یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے چڑھنے سے ہرگز ایمان نہیں لائیں گے حتیٰ کہ تو ہم پر ایک کتاب اتار لائے جسے ہم پڑھیں (اے نبی) کہہ دیجیے میرا رب پاک ہے میں تو بس ایک بشر رسول ہوں۔"

ان آیات میں کفار و مخالفین کی بات نقل کر کے تین طرح کے جواب دیے گئے۔

(اوّل)...... نبی تو وحی کا پابند ہوتا ہے وہ کسی کے مطالبے پر بھی اپنی مرضی سے کرشمے اور معجزات نہیں دکھاتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ اس کے ذریعے گمراہی و ہدایت کا فیصلہ ہوتا ہے نبی تو محض اس کی نشانی کو اجازت کے ساتھ لوگوں کو بتاتا ہے۔

بنی اسرائیل کی آیت "۵۹" کے علاوہ باقی تمام آیات میں اسی کا تذکرہ ہے۔

---

① بنی اسرائیل: 93-90

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(دوم)...... مخالفین و منکرین کے مطالبے پر معجزہ دکھایا جائے اور قوم پھر بھی اس نبی کا انکار کر دے تو اس قوم کو تباہ کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ قوم ثمود نے پتھر سے اونٹنی نکلنے کا معجزہ طلب کیا، اور انکار پر انہیں تباہ کر دیا گیا۔ محمد ﷺ کے مخالفین کی من پسند کا معجزہ اللہ تعالیٰ ان پر نرمی کرتے ہوئے نہیں دکھارہا۔ سورہ بنی اسرائیل کی" آیت ۵۹" میں اس کا تذکرہ ہے۔

(سوم)...... معجزہ اور نشانی کا مقصد دراصل ہدایت اور خوف الٰہی پیدا کرنا ہے اور وہ قرآن مجید جیسے معجزے سے بھی حاصل ہو سکتا ہے جو کہ لوگوں کے لیے رحمت کا باعث ہے ماننے والوں کے لیے تو ہے ہی جبکہ مخالفین کے لیے بھی رحمت ہے۔ کیونکہ یہ ان کے مطالبہ کے بغیر معجزہ دکھایا گیا اس لیے انکار کرنے کے باوجود انہیں پچھلی قوموں کی طرح دنیا سے نیست و نابود نہیں کیا جائے گا اور دوسرا فرق دیگر معجزات سے یہ ہے کہ پہلے معجزات وقتی ہوتے تھے جبکہ قرآن مجید بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے بھی نصیحت اور خیر خواہی کا ذریعہ ہے اسی لیے آج تک بلکہ تا قیامت قرآن مجید کے معجزاتی چیلنج کو توڑا نہیں جا سکے گا، سورہ عنکبوت کی آیت "۵۰۔۵۱" میں اس کا تذکرہ ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ان آیات میں معجزات کی نفی نہیں بلکہ کفار و مخالفین کے من پسند اور خواہش کے مطابق معجزات دکھانے کی نفی ہے اور اس انکار کی وجہ محض ان پر شفقت و مہربانی ہے۔

قرآن مجید سے محمد ﷺ کو معجزہ ملنے کا ثبوت:

باقی رہ گئی یہ بات کہ محمد ﷺ کو معجزات ملے تھے کہ نہیں؟ حدیث میں سے دلائل تو گزر چکے قرآن مجید سے چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ یہی سورہ عنکبوت کی درج بالا آیات۔۳۔۴۔

۲۔ ﴿وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ﴾ ①

"اور ہم نے تیری طرف روشن نشانیاں نازل کیں جن کا انکار سوائے گنہگاروں کے کوئی نہیں کرتا۔"

---

① البقرة:99

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ﴿وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ﴾ [1]

”اور ان کے پاس تو ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آتی جس سے وہ بے رخی نہ برتتے ہوں۔“

۴۔ ﴿هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ [2]

”وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندے پر واضح نشانیاں اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے یقیناً اللہ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

۵۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا(القمر:۱) حدیث مبارکہ میں ہے کہ چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔ [3]

اعتراض :...... قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد ﷺ کو موسیٰ علیہ السلام جیسے معجزات نہیں ملے۔(القصص:۴۷۔۴۸) لہٰذا وہ مثیل موسیٰ نہ ہوئے۔

جواب:...... اس کا جواب کئی انداز سے ہے، ملاحظہ فرمائیں؟

ا۔ یہ اعتراض بتاتا ہے کہ معترضین نے تسلیم کر لیا کہ محمد ﷺ کو معجزات تو ملے تھے البتہ جناب موسیٰ علیہ السلام جیسے نہ تھے۔ لہٰذا پچھلا اعتراض فضول ٹھہرا۔

۲۔ یہ تو کسی آسمانی کتاب کا دعویٰ ہی نہیں کہ انبیاء کے معجزات ایک دوسرے جیسے ہوتے ہیں مسیحی لوگ جناب عیسیٰ علیہ السلام کو مانند موسیٰ قرار دیتے ہیں تو یہی سوال ان پر بھی ہے آیا ان کے معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے تھے؟

کیا انہیں لاٹھی کو سانپ بنانے کا معجزہ ، ید بیضا، سمندر کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا معجزہ ملا تھا؟ ہرگز نہیں تو پھر اس اصول کے تحت جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی مانند موسیٰ نہ ہوئے تو جو جواب یہ لوگ دیں گے وہی یا اس سے ملتا جلتا ہماری طرف سے بھی سمجھ لیا جائے۔

۳۔ اعتراض میں پیش کردہ قرآن مجید کے اس مقام کو پڑھتے ہیں تو واضح طور پر پتہ چلتا

---

[1] یٰس:46 [2] الحدید:9 [3] بخاری ۳۶۳۶، ۳۶۳۷

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ منکرین نے جب محمد ﷺ کے معجزات دیکھے تو نہ ماننے کے سو بہانے پر عمل کرتے ہوئے یہ لاف زنی کی کہ انہیں موسیٰ علیہ السلام جیسے معجزات کیوں نہیں ملے، تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا، تم نے موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر کونسا ان کو تسلیم کر لیا؟ یہ تو صرف حیلے بہانے ہیں۔

﴿وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ﴾ ①

”اور اگر یہ نہ ہوتا کہ انہیں اس کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچے گی جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے پھر جب ان کے پاس ہمارے ہاں سے حق آ گیا تو انہوں نے کہا اسے اس جیسی چیزیں کیوں نہ دی گئیں جو موسیٰ کو دی گئیں؟ تو کیا انہوں نے اس سے پہلے ان چیزوں کا انکار نہیں کیا جو موسیٰ کو دی گئی تھیں، انہوں نے کہا یہ دونوں (توراۃ و قرآن مجسم) جادو ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں اور کہنے لگے ہم تو ان سب سے منکر ہیں۔“

وکلف اے سنگھ اور مانند موسیٰ:

اس زیر بحث بائبلی پیش گوئی کو جناب مسیح علیہ السلام پر صادق کرنے کے لیے مسیحی حضرات خوب سینہ زوری سے کام لیتے ہیں۔

کچھ تو آپ نے ملاحظہ کر لیا، باقی پیش خدمت ہے:

---

① القصص:48-47

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

معروف مسیحی سکالر جناب وکلف اے سنگھ نے ''مسیح موعود اور اہل یہود'' نام کے اپنے کتابچے میں جناب موسیٰ علیہ السلام اور جناب مسیح علیہ السلام کے مابین اس پیشن گوئی کے تحت گیارہ (۱۱) مشابہتیں لکھی ہیں۔ لیکن انہوں نے ایک بھی ایسی مشابہت نہیں لکھی جو خاص نبوت کے متعلق ہو اور جو لکھی ہیں ان میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(۱)............

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
اپنے بھائیوں کی خاطر شاہی محل چھوڑا۔ (خروج ۲:۱۱)	انسانوں کی خاطر اپنا آسمانی جاہ و جلال چھوڑا اور پست بن گئے۔ (فلپیوں ۲:۵،۸)

تبصرہ: موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے شاہی محل بھائیوں کی خاطر نہیں بلکہ اپنی جان بچانے کی خاطر چھوڑا تھا۔ (خروج ۲:۱۵) اور اس کے بعد جناب موسیٰ علیہ السلام کو اعلیٰ وارفع رتبہ نبوت ملا جبکہ مسیح علیہ السلام بقول درج بالا حوالہ اعلیٰ وارفع رتبہ (خدائی) چھوڑ کر پستی (انسانوں روپ) میں آ گئے۔

بہر حال یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی موجود ہے کیونکہ انہوں بھی انسانیت کی خاطر اپنا شہر مکہ چھوڑا تھا، بلکہ اہل مکہ تو آپ کو توحید کی دعوت ترک کرنے پر بادشاہت کا لالچ دے رہے تھے لیکن آپ نے اسے بھی چھوڑ دیا۔

(۲)......

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
دیانت دار تھے	دیانت دار تھے
(عبرانیوں ۳:۵)	(عبرانیوں ۳:۲)

تبصرہ:...... یہ صفت تو ہر نبی میں موجود ہوتی ہے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن بھی امین کہہ کر پکارتے تھے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت داری کا اعلان قرآن میں اللہ تعالیٰ نے خود بھی کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ ①

''اور کسی نبی کے لیے کبھی ممکن نہیں کہ وہ خیانت کرے اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن لے کر آئے گا جو اس نے خیانت کی۔''

جنگ اُحد کے دوران جو لوگ مورچہ چھوڑ کر مالِ غنیمت سمیٹنے دوڑ پڑے تھے ان کا خیال تھا کہ اگر ہم نہ پہنچے تو سارا مالِ غنیمت دوسرے لوگ سمیٹ کر لے جائیں گے، اس پر تنبیہ کی جارہی ہے کہ آخر تم نے یہ تصور کیسے کر لیا کہ اس مال میں سے تمھارا حصہ تمھیں نہیں دیا جائے گا؟ کیا تمھیں نبی کریم ﷺ کی امانت پر اطمینان نہیں؟ یاد رکھو! ایک پیغمبر سے کسی قسم کی خیانت کا صدور ممکن ہی نہیں ہے، کیونکہ خیانت نبوت کے منافی ہے۔ ②

(۳)......

عیسیٰ علیہ السلام	موسیٰ علیہ السلام
ترس اور محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ (متی ۹:۳۶)	دوسروں کے لیے ترس اور محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ (گنتی ۲۷:۱۷)

تبصرہ:...... یہ صفت ہر نبی میں ہوتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ میں بھی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ ③

''اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

دوسرے مقام پر ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○﴾ ④

''بلاشبہ یقیناً تمھارے پاس تمھی سے ایک رسول آیا ہے، اس پر بہت شاق ہے

---

① آل عمران:161 ② تفسیر القرآن الکریم 315/1 طبع دار الاندلس، لاہور

③ الانبیاء:107 ④ التوبہ:128

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ تم مشقت میں پڑو، تم پر بہت حرص رکھنے والا ہے، مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔"

(۴)......

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
حلیم تھے۔ (گنتی ۱۲:۳)	حلیم تھے۔ (متی ۱۱:۲۹)

تبصرہ:......(۱) جناب موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آنے والا یہ فقرہ توراہ کے پرانے نسخوں میں نہیں یہ بعد میں اضافہ کیا گیا جیسا کہ مسیحی سکالر جی، ٹی مینلی نے اپنی معروف کتاب ہماری کتب مقدسہ کے ص ۱۷۶ (ناشر مسیحی اشاعت خانہ لاہور طبع ۲۰۱۱) پر اقرار کیا۔

(۲) بہر حال یہ صفت بھی تمام نبیوں میں ہوتی ہے اسی طرح محمد عربی ﷺ میں بھی تھی۔①

ابراہیم علیہ السلام میں بھی یہ صفت تھی۔②

شعیب علیہ السلام بھی حلیم تھے۔③

بلکہ بائبل میں تو عام نیک انسان کو بھی حلیم کہا گیا ہے۔④

(۵)......

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
صاحب معجزات تھے	صاحب معجزات

تبصرہ:......یہ صفت بھی دیگر انبیاء میں پائی جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ میں بھی ہے تفصیلی بحث گزر چکی ہے۔

---

① آل عمران ۱۵۹/۳، طبرانی کبیر ۲۸۸/۱۹ رقم ۶۳۷، اخبار مکہ للفاکھی ۲۱۳/۵

② ھود: 75 ③ ھود: 87

④ زبور ۳۷:۱۱، زبور ۱۰:۱۷، زبور ۷۶:۹، زبور ۱۴۷:۶، صفنیاہ ۳:۲، ۱۔ پطرس ۳:۱۸

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۶)......

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
شفاعت کرتے تھے	شفاعت کرتے تھے
استثنا ۹: ۱۸۔۱۹	عبرانیوں ۷: ۲۵

تبصرہ:......رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شفاعت کرتے ہیں۔ ①

(۷)......

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
خدا کی مرضی کو ظاہر کرنے والے تھے۔ (استثنا ۶: ۱)	خدا کی مرضی اور مقصد کو ظاہر کرنے والے تھے۔ (مکاشفہ ۱: ۱)

تبصرہ:...... یہ تو کوئی ایسی صفت نہیں جو خاص ان دو نبیوں میں ہی ہو، کیونکہ تمام انبیاء کی بعثت اسی لیے ہوتی ہے کہ خدا کی مرضی اور مقصد کو ظاہر کریں، مثلاً خدا تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں تک توحید کا پیغام پہنچ جائے، انہیں گمراہی اور ہدایت کا راستہ واضح طور پر بتا دیا جائے تاکہ نیکی اور برائی میں اپنا اختیار استعمال کر سکیں۔

سب کے سب انبیاء اپنے وقت میں یہی کرتے رہے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ ②

''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ بے شک میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔''

اسی لیے عربی زبان میں انہیں رسول اللہ کہا جاتا ہے یعنی اللہ کا پیغام پہنچانے والا۔

پیغمبر اسلام نے بھی خدا تعالیٰ کی مرضی اور مقصد کو ہی ظاہر کیا ہے جس کی گواہی خود

---

① بخاری رقم ٦١٤، ٦٥٦٥ ② الانبیاء: 25

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرآن نے دی ہے۔

﴿ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝﴾ ①

"وہ ہی (اللہ) ہے جس نے اُمیوں میں ایک رسول بھیجا انہی میں سے وہ اس کی آیات ان پر تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بلاشبہ اس سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں پڑے تھے۔"

(۸)......

عیسیٰ علیہ السلام	موسیٰ علیہ السلام
گناہ کی غلامی سے آزاد کیا	مصر کی غلامی سے آزاد کیا
ا۔ یوحنا ۱:۷	خروج ۱۲:۳۱

ا۔ اگر گناہ کی غلامی سے آزادی کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ایمان لانے والا پھر کبھی گناہ نہیں کرتا، اس کی فطرت سے ہی گناہ ختم کر دیا جاتا ہے تو ایسا ہرگز نہیں کیونکہ بے شمار مسیحی چور، ڈاکو، زانی، مرتد، شرابی وغیرہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کا دعویٰ جناب عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کا ہے۔

۲۔ اگر اس سے مراد ایمان لا کر سابقہ گناہوں کی معافی ملنا ہے تو یہ ہر نبی پر ایمان لانے والے کے لیے انعام ہے، اس میں تو کوئی ایسی خصوصیت نہیں جو دیگر انبیاء میں نہ ہو۔

۳۔ اور اگر مقصد گناہوں کی معافی دینے کا اختیار ہے تو از روئے بائبل یہ اختیار تو جناب مسیح علیہ السلام کے شاگردوں کو بھی حاصل تھا۔ ②

اسی لیے آج بھی کیتھولک فرقے کا فادر "ونس باکس" میں بیٹھ کر گناہوں کی معافی کا اعلان کرتا ہے۔

① الجمعہ 2 ② یوحنا ۲۰:۲۳

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اور اگر مشابہت محض آزادی دلانے میں ہے تو پیغمبر اسلام ﷺ نے بھی اپنی قوم کو بتوں کی غلامی سے آزاد کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا۔

(۹)............

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
بچپن میں فرعون سے بچائے گئے	ہیرودیس سے بچائے گئے
خروج ۱:۵،۲:۱۰	متی ۲:۷،۱۸

تبصرہ:...... اس مشابہت پر تفصیلی بحث گزر چکی ہے۔

(۱۰)......

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
کلیم اللہ تھے اور ان کے چہرے سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا تھا	صورت بدل گئی اور چہرہ سورج کی مانند چمکا
۲۔ کرنتھیوں ۳:۷	مانند چمکا (متی ۱۷:۲)

تبصرہ:...... (۱) اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنا (کلیم اللہ) کے متعلق تفصیل گزر چکی ہے۔ باقی رہ گیا سورج کی مانند چمکنا تو بائبل کے مطابق یہ بھی کوئی ایسی خصوصیت نہیں جو کسی دوسرے میں نہ پائی جا سکے بلکہ لکھا ہے: اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے۔ ①

دوسری جگہ یوں لکھا ہے: اس وقت (روز قیامت) راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے جس کے کان ہوں وہ سن لے۔ ②

۲۔ بائبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ خدا کا جلال مسیحیوں کے چہروں سے اس طرح منعکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں ③

---

① دانی ایل 3:12 ② متی 43:13

③ 2۔ کرنتھیوں 18:3

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی دونوں باتیں (چہرہ روشن ہونا اور خدا کا جلال ظاہر ہوتا) ایسی نہیں جوان ہی کے ساتھ مخصوص ہوں ، دوسرے لوگ بھی اس میں شریک ہیں ، بلکہ قرآن مجید میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت سراجاً منیراً (چمکتا ہوا چراغ) آئی ہے۔①

اور سورج کو بھی سراج کہا گیا ہے۔②

خوشی کے موقع پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ حقیقی طور پر چمکنے لگتا تھا۔③

(۱۱)......

موسیٰ علیہ السلام	عیسیٰ علیہ السلام
عہد شریعت کے بانی تھے	نئے عہد کے بانی تھے
(استثنا ۳۳:۷)	(لوقا ۲۲:۲۰،عبرانیوں ۷:۲۲)

تبصرہ: ......(۱) موسیٰ علیہ السلام کو عہد شریعت کا بانی قرار دینا سراسر بائبل کے خلاف ہے کیونکہ شریعت کا کام کسی گنہگار کو قصور وار ٹھہرانا ہے۔④

موسیٰ علیہ السلام سے قبل کئی انسانوں کو قصور وار ٹھہرایا گیا انہیں سزا سے دوچار کیا گیا بلکہ آدم و حوا علیہما السلام کو قصور وار ٹھہرا کر باغ عدن سے نکال دیا گیا،تو کیا یہ سب کچھ بغیر شریعت کے ہی تھا؟ معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام سے قبل شریعت تھی لہٰذا انہیں عہد شریعت کا بانی ٹھہرانا درست نہیں ، حیرانی کی بات ہے میں نے کتاب استثنا کا درج بالا حوالہ دیکھا تو وہاں عہد شریعت کے بانی والی کوئی بات نہیں ملی ،تو جب بنیاد ہی غلط ثابت ہوئی تو اس پر عمارت کیسے کھڑی کی جا سکتی ہے۔

(۲) یہ مشابہت محض بانی ہونے میں ہے کیونکہ جناب مسیح علیہ السلام نئے عہد کے بانی ہونے کے باوجود شریعت موسیٰ کے تابع تھے۔⑤

---

① الاحزاب:46 ② نوح:16 ③ بخاری:3555 ④ یعقوب:9:2
⑤ متی:17:5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محض کسی چیز کا بانی ہونا تو کوئی ایسی خصوصیت نہیں جو دیگر لوگوں میں نہ ہو، مثلاً پیغمبر اسلام ﷺ پہلے نبی ہیں جن کی نبوت کا دائرہ کار دنیا کے تمام انسان اور جنات ہیں۔ ①

سو آپ عالمی نبوت کے بانی ہوئے۔

رسول کریم ﷺ آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ ②

لہٰذا آپ ختم نبوت کے بانی ہوئے۔

آنحضرت ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ ③

لہٰذا جنت کھلوانے کے بانی ہوئے۔

روز قیامت سفارش سب سے پہلے پیغمبر اسلام ﷺ کریں گے ④

روزے قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے پہلے سجدہ آنحضرت ﷺ کریں گے۔ ⑤

لہٰذا آپ ﷺ ان افعال کے بانی ہوئے۔

پیتل کا سانپ:

جب سے مسلمانوں نے اس پیش گوئی کا مصداق محمد عربی ﷺ کو قرار دیا ہے اس وقت سے مسیحی اہل علم بڑے پیچ و تاب کھاتے اور ایسی ایسی تاویلات کرتے ہیں کہ علمی میدان کے لوگ ان پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اس بات کو لیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے پیتل کا سانپ لکڑی پر لٹکایا تھا۔ ⑥

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی صلیب پر لٹکائے گئے۔

جواب: ......(۱) یہ مشابہت اگر بنائی ہی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیتل کے سانپ سے بنتی ہے نا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ۔

۲۔ سانپ کا ڈسا ہوا اگر اس پیتل کے سانپ کو دیکھ لیتا تو مرنے سے بچ جاتا اور پیتل کا

---

① مسلم: 1195 ② مسلم: 1195، صحیح ابن ماجہ: 2862

③ صحیح الجامع: 1450 ④ صحیح الجامع: 1468

⑤ مسند احمد: 19915، رقم: 21785 ⑥ گنتی 21:8-9

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سانپ اسی طرح کی شکل میں ہی رہتا جبکہ جناب عیسیٰ علیہ السلام تو بقول بائبل خود زندہ ہو گئے تھے۔

چالیس روزے:

ایک مشابہت یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام چالیس دن کوہ طور پر روزے کی حالت میں رہے اسی طرح جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی چالیس روز بھوکے پیاسے رہے جب شیطان نے ان کی آزمائش کی۔ ①

جواب:......یہ کوئی ایسی مشابہت نہیں کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کو مثیل موسیٰ والی پیش گوئی کا مصداق ٹھہرایا جا سکے کیونکہ (اول) تو چالیس دنوں تک روزے کی حالت میں رہنا ایک اور نبی کی بھی خصوصیت ہے اور وہ ہیں سیدنا الیاس علیہ السلام بائبل میں انہیں ایلیا لکھا ہوا ہے اور یہ واقعہ (ا۔ سلاطین ١٩: ٨) میں موجود ہے۔ (دوم) جناب عیسیٰ علیہ السلام کے شاگرد جناب پطرس نے پھر کیوں نہیں انہیں مثیل موسیٰ قرار دیا؟ کیوں دنیا والوں کو انتظار کی راہ میں لگایا؟ معلوم ہوا یہ کوئی ایسی مشابہت نہ تھی جس کے سبب انہیں مثیل موسیٰ کہا جاتا۔ (سوم) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم بھی کئی کئی دن بھوک اور پیاس کی حالت میں گزارتے بلکہ کئی دن کا مسلسل روزہ بھی رکھ لیا کرتے تھے جسے وصال کہا جاتا ہے۔

قربانی:

جیسا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں قربانی تھی، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جناب مسیح کو قربان کر دیا۔

جواب:......(اوّل) یہ مشابہت جانوروں کے ساتھ ہوئی نا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو کہ سراسر ان کی اہانت ہے کیونکہ شریعت موسوی میں خطا کے لیے جانور قربان ہوتے تھے اور یہاں مسیحی دعوے کے مطابق ان جانوروں کے مماثل خدا نے اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔

---

① متی 2:4

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(دوم)...... اسلام میں تو ہر سال عید الاضحیٰ (قربانیوں کی عید) منائی جاتی ہے لہٰذا یہ مشابہت پیغمبر اسلام سے زیادہ قریبی ہے۔

مزید سوالات

کیا یہ سلسلہ انبیاء کی طرف اشارہ ہے؟

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مانند ایک نبی آنے کی پیشن گوئی فرمائی۔ اس حوالے سے ایک نظریہ یہ سامنے آیا کہ اس میں کسی خاص نبی کی بات نہیں بلکہ سلسلہ انبیاء کی طرف اشارہ ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام یہ بتا رہے ہیں میرے بعد بھی نبوت کا تسلسل جاری رہے گا، لیکن یہ نہایت کمزور بات ہے توریت کے اصل مخاطبین یعنی یہودی اس پیشن گوئی کو خاص ایک فرد کے لیے مانتے ہیں جبکہ یہودیوں کا ایک فرقہ ''سامری'' جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی سلسلہ انبیاء کو تسلیم نہیں کرتے وہ بھی اس کا مصداق خاص شخص کو قرار دیتے ہیں اسی طرح مسیحی لوگ بھی اس کو خاص مانتے ہیں، بلکہ جناب پطرس (حضرت مسیح علیہ السلام کے سب سے بڑے حواری) بھی اس کو مخصوص شخصیت کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ (اعمال ۳:۱۱۔۲۶)

یہ نظریہ محض مسلمانوں کے دندان شکن استدلالات سے پیچھا چھڑانے کے لیے نیا گھڑا گیا ہے، اور اگر بالفرض یہ تسلیم کر بھی لیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد سلسلہ انبیاء تسلیم کرنا کسی خاص نبی کا مانند موسیٰ ہونے کے خلاف نہیں۔

مناظرہ:...... جیسا کہ شروع میں بتایا گیا کہ ''وہ نبی'' کے مصداق پر مسیحی اپالوجسٹ کے چیلنج کے نتیجے میں مناظرہ منعقد ہوا جو یوٹیوب ''حقوق الناس'' کے پیج پر موجود ہے، اس دوران مناظرہ فضول قسم کے اعتراضات سامنے آئے مثلاً پیغمبر اسلام مانند موسیٰ کیسے ہو سکتے ہیں انہوں نے تو نو سال کی لڑکی سے شادی کی تھی موسیٰ علیہ السلام نے ایسا نہیں کیا؟ اس کا جواب الزامی طور پر دیا گیا کہ شادی تو کی دونوں انبیاء نے بیوی کی عمر کا فرق کوئی معنی نہیں رکھتا، یہ تو ہر جگہ ممکن ہے البتہ جس شخصیت کو مسیحی حضرات مانند موسیٰ قرار دیتے ہیں یعنی جناب عیسیٰ علیہ السلام،

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے تو شادی ہی نہیں کی۔ اب کیا خیال ہے؟ اور جو اس میں طنز تھا اس کا جواب یہ دیا گیا کہ نو سال کی لڑکی بالغ ہو جائے، اس کے والدین خود رخصتی کا تقاضہ کریں اور قد کاٹھ بھی مرد کے قریب ہو جائے تو کونسا مذہب یا اخلاق اس میں مانع ہے؟ تفصیل کے لیے راقم کی تصنیف ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی'' دیکھیں۔

ایک بات یہ بھی تھی کہ پیغمبر اسلام پر جادو ہوا تھا، موسیٰ علیہ السلام پر نہیں ہوا لہٰذا وہ مانند موسیٰ نہ ہوئے؟ ظاہر ہے یہ اعتراض اسلامی لٹریچر کو سامنے رکھ کر کیا گیا اور اس میں تو موسیٰ علیہ السلام پر جادو کا اثر ہونے کا ثبوت بھی موجود ہے، قرآن مجید میں اس کا تذکرہ یوں ہے:

﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى﴾ ①

''وہ جادوگر کہنے لگے اے موسیٰ یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں موسیٰ نے جواب دیا: کہ تم ہی پہلے ڈالو اب تو موسیٰ کو یہ خیال ڈالا جاتا تھا ان کے جادو کی وجہ سے کہ واقعی ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ نے اپنے دل میں ایک خوف محسوس کیا ہم نے کہا خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب ہے۔''

یہاں پر بھی مشابہت موجود ہے، الزامی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جناب مسیح علیہ السلام کی شیطان نے چالیس دن تک آزمائش کی موسیٰ علیہ السلام کی نہیں کی لہٰذا وہ مانند موسیٰ نہ ہوئے جو جواب اس کا دیں گے اسی جیسا ہماری طرف سے سمجھ لیا جائے۔

کیا بائبل بدل گئی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئیوں کے حوالے سے جب بھی مسیحیوں کے ساتھ بات کرتے ہیں تو یہ سوال ضرور سامنے آتا ہے کہ مسلمان ایک طرف تو بائبل کو تحریف شدہ کہتے

---

① سورہ طٰہٰ: 65۔68

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور دوسری طرف اپنے نبی کا تذکرہ اسی میں سے دکھاتے ہیں؟ یہ تضاد نہیں؟

جواب:...... یہ سوال مسلمانوں کے عقیدے سے لاعلمی کا نتیجہ ہے کیونکہ مسلمان ہرگز یہ نہیں کہتے کہ تمام کی تمام بائبل اور اس کا ایک ایک حرف تحریف شدہ ہے، بلکہ یہ نظریہ ہے کہ اس میں تحریف ہوئی ہے اور انبیاء علیہم السلام کی اصل تعلیم و اصل باتیں بھی کچھ موجود ہیں، جیسا کہ توحید باری تعالیٰ کے متعلق بیانات ہیں، انہی میں سے ایک پیغمبر اسلام ﷺ کا تذکرہ بھی ہے۔

اس جواب کو اگر سوالیہ انداز میں سمجھیں تو یوں ہوگا، مسلمانوں کا نظریہ قرآن مجید کی وجہ سے ہے اور نزول قرآن کے زمانہ میں عیسائی بھی وہاں موجود تھے اور یہودی بھی، قرآن مجید اور پیغمبر اسلام ﷺ کو غلط ثابت کرنے کے لیے انہیں چھوٹا سا کام کرنا پڑتا، وہ یہ کہ اپنی کتب مسلمانوں کے سامنے لاکر رکھ دیتے اور کہتے تمہارا قرآن کہہ رہا ہے کہ اس نبی کا تذکرہ توریت و انجیل میں موجود ہے۔

یہ لیں ہماری کتب ان میں سے نکال کر ہمیں دکھاؤ، اگر واقعی پیغمبر اسلام کی پیشن گوئی اور سچائی کا ثبوت ان کی کتابوں میں نہ تھا تو انہوں نے اسلام کی عمارت کیوں منہدم نہیں کی؟ کیوں نہیں مسلمانوں کا ناطقہ بند کیا؟ کیا وجہ تھی کہ انہوں نے قرآن کا بیان سن کر خاموشی میں ہی عافیت سمجھی؟ اللہ نے فرمایا تھا کہ یہ لوگ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

اس کی تردید کے لیے کیوں نہیں یہ لوگ میدان میں آئے انہیں تو مسلمانوں کا مذاق اڑانا چاہیے تھا؟ مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرنے کے دوسرے ہتھکنڈے تو انہوں نے اختیار کیے لیکن اس طرف توجہ کیوں نہیں کی؟

اعتراض:...... بائبل کے مطابق حضرت اسماعیل علیہ السلام تو اس عہد میں شامل ہی نہ تھے جو خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے واسطے سے حضرت اسحاق علیہ السلام سے باندھا، لہٰذا ان کی نسل میں نبی کیسے ہوسکتا ہے؟ لکھا ہے: اور اسماعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سنی، دیکھ میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا لیکن میں اپنا عہد اضحاق سے باندھوں گا۔ ①

اور یہ عہد ابدی ہے جیسا کہ آیا ہے: تب خدا نے فرمایا کہ بے شک تیری بیوی سارہ کے تجھ سے بیٹا ہوگا تو اس کا نام اضحاق (اسحاق) رکھنا اور میں اس سے اور پھر اس کی اولاد سے اپنا عہد جو ابدی ہے باندھوں گا۔ ②

جواب:......سب سے پہلے جان لینا ضروری ہے کہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ حضرت اسماعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے کٹ گئے اور ہر ایک وعدہ جو ابراہیمؑ سے کیا گیا تھا وہ اس سے محروم رہے تو انہیں بائبل پڑھنے کی ضرورت ہے۔

واقعہ کچھ یوں ہے: کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے جو عہد باندھا تھا اس کے حسب ذیل پانچ وعدے تھے:

(۱) بڑی قوم بنانا۔ (۲) اولاد کی کثرت ہوگی۔

(۳) قوم سے بادشاہ برپا ہونا

(۴) برکت دینا

(۵) ملک کنعان کا ملنا

ان کا تذکرہ پیدائش (باب ۱۲ سے ۱۷) میں تفصیلاً موجود ہے۔ ان میں آخری ملک کنعان کے علاوہ باقی چار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے بھی تھے۔

چنانچہ لکھا ہے: ''اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کروں گا اس لیے کہ وہ تیری نسل ہے۔'' ③

مزید لکھا ہے: ''اور اسماعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سنی دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا۔'' ④

---

① پیدائش 17:20-21 ② پیدائش 17:19 ③ پیدائش 21:13 ④ پیدائش 17:20

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی بائبل میں لکھا ہے کہ ”خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔“ ①

کس قدر واضح ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام بھی سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی نسل ہیں اور ان کے لیے بھی وہی وعدے ہیں جو سیدنا اسحاق علیہ السلام کے لیے تھے ماسوائے ملک کنعان کے۔

یہ تو درست ہے کہ پہلا عہد جناب اسحاق علیہ السلام کی اولاد (بنی اسرائیل) سے پورا ہوا، ان کی نسل میں سینکڑوں انبیاء آئے، انہیں شریعت ملی، ملک کنعان کو ان کا مرکز بنایا گیا، لیکن انہوں نے کئی انبیاء کو جھٹلایا اور کئی کو قتل کر ڈالا، یعنی منتخب ہونے کے اعتبار سے ان کا رویہ اچھا نہ رہا تو اللہ تعالیٰ نے آخری حجت سیدنا مسیح علیہ السلام کو بھیج کر پوری کی۔ انہیں بھی رد کر دیا اور قتل کرنے کی کوشش کی سو اس عہد کو سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی ہی نسل بنی اسماعیل کی طرف منتقل کر دیا۔

جناب مسیح علیہ السلام نے اس حوالے سے فرمایا تھا: ایک اور تمثیل سنو ایک گھر کا مالک تھا جس نے تاکستان لگایا اور اس کی چاروں طرف احاطہ گھیرا اور اس میں حوض کھودا اور برج بنایا اور اسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا اور جب پھل کا موسم قریب آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا اور باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا اور کسی کو قتل کیا اور کسی کو سنگسار کیا پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا جو پہلے سے زیادہ تھے اور انہوں نے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا آخر اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا یہی وارث ہے آؤ اسے قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کر لیں اور اسے پکڑ کر تاکستان سے باہر نکالا اور قتل کر دیا۔ پس جب تاکستان کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا انہوں نے اس سے کہا ان بدکاروں کو بُری طرح ہلاک کرے گا اور تاکستان کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اس کو پھل دیں یسوع نے ان سے کہا کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے اس لیے میں تم سے کہتا ہوں

---

① پیدائش 20:21

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔ ①

قرآن مجید نے اس کو یوں بیان کیا ہے:

﴿اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا﴾ ②

”یا وہ (اہل کتاب) لوگوں (بنی اسماعیل) سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، تو ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور ہم نے انہیں بہت بڑی سلطنت عطا فرمائی۔“

اگر کوئی مسیحی یہ سوال اٹھائے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام سے جو عہد باندھا گیا ہے وہ ابدی ہے تو اس کا جواب یوں ہے: از روئے بائبل اس ابدی عہد کے لیے عبرانی زبان کا لفظ عولام (............) استعمال ہوا ہے گو اس کا لفظی معنیٰ تو ابدی اور ہمیشہ ہے لیکن بائبل کے ہی کئی مقامات پر یہ مخصوص مدت کے لیے آیا ہے۔

(اوّل) سموئیل نبی جب پیدا ہوئے تو ان کی والدہ سالانہ قربانی چڑھانے کی خاطر نہ گئی کیونکہ اس نے اپنے خاوند سے کہا جب تک لڑکے کا دودھ چھڑایا نہ جائے میں یہیں رہوں گی اور تب اسے لے کر جاؤں گی تاکہ وہ خداوند کے سامنے حاضر ہو اور پھر ہمیشہ وہیں رہے۔ ③

ظاہر ہے کوئی بھی انسان ہمیشہ کے لیے زندہ تو نہیں رہ سکتا لامحالہ اس کا مطلب زندگی بھر کے لیے ہے جو مخصوص مدت ہوتی ہے، اس کی صراحت اسی باب کے فقرہ اٹھائیس (28) میں انکی والدہ کی طرف سے یہ آتی ہے کہ یہ اپنی زندگی بھر کے لیے خداوند کو دے دیا گیا ہے۔

---

① متی 21:33-44 ② النساء: 54 ③ 1۔ سموئیل 1:22

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(دوم) اسرائیلی بادشاہ حزقیاہ کے متعلق لکھا ہے: اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی داؤد کے تخت اور اس کی مملکت پر آج سے ابد تک حکمران رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اسے قیام بخشے گا۔ ①

ابد تک حکمرانی تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہے یہاں وہی لفظ عولام آیا ہے لیکن مطلب ایک مخصوص مدت (زندگی بھر) ہے۔

(سوم) بنی اسرائیل کو جب مصر کی غلامی سے آزادی ملی تو اس دن کو ان کے لیے بڑا مقدس قرار دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ حکم ملا: تم اسے ہمیشہ کی رسم کر کے اس دن کو نسل درنسل عید کا دن منانا۔ ②

یہاں بھی لفظ عولام ہی آیا ہے جس کا ترجمہ ہمیشہ کیا گیا لیکن مسیحی لوگ اس دن کو عید منانا ترک کر چکے ہیں کیونکہ انکے ہاں جناب مسیح علیہ السلام کے آنے سے فضل کا دور شروع ہو گیا اور شریعت ختم ہو چکی یعنی خود تسلیم کرتے ہیں کہ یہ لفظ مخصوص مدت کے لیے بھی آتا ہے۔

(چہارم) بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب ابراہیم علیہ السلام سے جو عہد باندھا تھا اس کی علامت ختنہ کو قرار دیا تھا بلکہ پیدائش (۱۷:۱۳) میں ختنے کے لیے ابدی عہد کا لفظ آیا ہے جس کی عبرانی یہی عولام ہے۔اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ مسیحی حضرات نے ختنے کا حکم بھی منسوخ قرار دیا ہے یہ بھی واضح کرتا ہے کہ یہ لفظ ان کے ہاں بھی بسا اوقات مخصوص مدت کے لیے آ جاتا ہے۔

(پنجم) عولام کا لفظ شریعت کے لیے بھی آیا ہے چنانچہ لکھا ہے زمین اپنے باشندوں سے نجس ہوئی کیونکہ انہوں نے شریعت کو عدول کیا آئین سے منحرف ہوئے، عہد ابدی کو توڑا۔ ③

اور مسیحیوں کے ہاں اب شریعت منسوخ ہے۔

ان دلائل کے پیش نظر ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر ابدی عہد سے مراد نبوت ہے تو وہ

---

① یسعیاہ 7:9 ② خروج 14:12 ③ یسعیاہ 5:24

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل میں ایک مدت تک رہی اور جب یہ مدت پوری ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے جناب اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں منتقل ہو گئی، اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام سے لے کر آج دو ہزار سال ہو گئے، بنی اسرائیل میں کوئی سچا نبی نہیں آیا۔

نوٹ :...... یہ تمام بحث اس صورت میں ہے کہ اسحاق علیہ السلام سے باندھے گئے ابدی عہد سے مراد نبوت لیں لیکن آپ حیران ہوں گے بائبل میں ابدی عہد اس انعام کو کہا گیا جو سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے اضافی حضرت اسحاق علیہ السلام کو دیا گیا اور وہ ملک کنعان کا ملنا ہے۔ اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو مذکورہ تاویل کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ نبوت دیگر چار وعدوں کے تحت کسی میں آئے گی اور ان میں دونوں بھائی اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام شریک ہیں۔

چنانچہ لکھا ہے:

> ''سدا اس کے عہد کو یاد رکھو اور ہزار پشتوں تک اس کے کلام کو جو اس نے فرمایا اسی عہد کو جو اس نے یعقوب کے لیے آئین کے طور پر اور اسرائیل کے لیے ابدی عہد کے طور پر قائم کیا یہ کہہ کر کہ میں کنعان کا ملک تجھ کو دوں گا وہ تمہارا موروثی حصہ ہوگا۔''①

اس کے ساتھ یہ حوالہ بھی دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جناب ابراھیم علیہ السلام سے فرمایا تھا: یہ تمام ملک جو تو دیکھ رہا ہے میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے دوں گا۔ (پیدائش ۱۳: ۱۵)

اور اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ خدا کے اس ابدی عہد (ملک کنعان) میں ہم بھی شریک ہیں۔

اعتراض :...... نبوت محمدیہ سے پیچھا چھڑانے کے لیے بسا اوقات یہ بحث بھی چھیڑ دیتے ہیں کہ یسوع مسیح کے بعد تو کسی نبی کے آنے کی گنجائش ہی نہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ نبوت کیسے سچا ثابت ہو سکتا ہے اور کیسے بائبل کی پیشن گوئیوں کے مصداق ٹھہر سکتے ہیں؟

جواب :...... (۱) مسیحیوں کا یہ سراسر تحکم اور تعصب ہے ورنہ بائبل میں جناب مسیح علیہ السلام کا

① 1۔تواریخ 16:15-18

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایسا کوئی قول موجود نہیں بلکہ اس کے برعکس وہ آسمان پر جانے سے قبل ایک شخصیت کے آنے کی پیش گوئی کر کے گئے ہیں جسے انجیل یوحنا کے مصنف نے سچائی کا روح اور دنیا کا سردار کے نام سے لکھا ہے۔ ①

بلکہ یہ بھی بتایا تھا کہ خدا کی بادشاہی یہودیوں سے لے کر دوسری قوم کو دے دی جائے گی۔ ②

قرآن مجید نے اس کو یوں بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے سامنے جب اپنی نبوت ورسالت کا اعلان کیا تو اپنے بعد ایک احمد رسول کے آنے کی بھی نوید سنائی تھی۔

﴿ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ ﴾ ③

۲۔ اگر واقعی مسیحی حضرات کا دور حاضر میں اٹھایا جانے والا یہ اعتراض تعصب سے ہٹ کر بائبل کی بنیاد پر ہے تو عہد نبوی کے مسیحی لوگ یہ سوال کیوں نہیں اٹھا سکے؟ کیا ان کا علم بائبل کے حوالے سے ناقص تھا؟ یا یہ نظریہ ہی بائبل میں نہیں؟

۳۔ اگر واقعی یہ اعتراض وزنی ہے اور حقیقت پر مبنی ہے تو نبوت محمدیہ سے پہلے پھر بائبل پر حرف آئے گا کیونکہ اس میں تو جناب مسیح علیہ السلام کے بعد ایک نہیں بلکہ کئی سچے انبیاء کا تذکرہ ملتا ہے۔

اسلامی عقیدے کے مطابق جناب مسیح علیہ السلام کے بعد صرف ایک نبی نے ہی آنا تھا اور وہ محمد عربی ﷺ ہیں بہر حال مسیحی لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ضرور ہے کہ وہ تعصب میں آکر اپنی بنیاد کی جڑیں ہی کاٹ رہے ہیں۔

(اول) لکھا ہے: ”انطاکیہ میں اس کلیسیا کے متعلق جو وہاں تھی کئی نبی اور معلم تھے یعنی

---

① یوحنا باب 14-16 دیکھیں ② متی 21:43 ③ الصف:6

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

برنباس اور شمعون جو کالا کہلاتا ہے اور لوکیس کرینی اور مناہیم جو چوتھائی ملک کے حاکم ہیرو دیس کے ساتھ پلا تھا اور ساؤل جب وہ خداوند کی عبادت کر رہے اور روزہ رکھ رہے تھے تو روح القدس نے کہا میرے لیے برنباس اور ساؤل کو اس کام کے واسطے مخصوص کر دو جس کے واسطے میں نے ان کو بلایا۔''①

(دوم) اسی کتاب میں آگے جا کر مصنف لکھتا ہے: جب ہم وہاں بہت روز رہے تو اگبس نام کا ایک نبی یہودیہ سے آیا اس نے ہمارے پاس آ کر پولس کا کمر بند لیا اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر کہا روح القدس یوں فرماتا ہے کہ جس شخص کا یہ کمر بند ہے اس کو یروشلم میں اسی طرح باندھیں گے اور غیر قوموں کے ہاتھ میں حوالہ کریں گے۔②

اعتراض:...... کسی یہودی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ مانند موسیٰ بنی اسماعیلی ہوگا؟

جواب:...... اس میں تو کوئی حرج نہیں، حقیقتِ حال دعویٰ کے بعد کھلتی ہے جیسے کسی یہودی کو وہم وگمان بھی نہ تھا کہ مسیح کی بادشاہی دنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی ہوگی تو کیا جناب عیسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ مسیحیت ردّ کر دیا جائے؟

بذاتِ خود نبی کو اپنے متعلق وہم وگمان نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے نبی بنا دیتا ہے مثلاً یحییٰ علیہ السلام نے ایلیاہ ہونے سے انکار کیا لیکن مسیح علیہ السلام نے انھیں ایلیاہ قرار دیا۔③

بلکہ یہودی تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت تک ان کے متعلق یہ بات پہچان نہ سکے۔④

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کو بھی اپنے نبی بننے کا وہم وگمان نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی بنا دیا۔⑤

---

① رسولوں کے اعمال 13:1-2 ② رسولوں کے اعمال 21:10 ③ متی 11:14

④ متی 17:9-13 ⑤ خروج 3:11

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری نوٹس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ادارہ کی دیگر مطبوعات

Huqooq-un-Naas Welfare Foundation

info@huqooq.org www.huqooq.org www.fb.com/hnwf7 Huqooq-un-Naas

21-A, Block-L, Gulberg 3, main ferozpur road Lahore